عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۶ | ۱۸ تا ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۸ تا ۱۵ نومبر ۲۰۱۷ء | شمارہ: ۴۳

ختمِ نبوتؐ اور نظریۂ پاکستان پر خوفناک حملہ

36 ویں سالانہ ختمِ نبوتؐ کانفرنس چناب نگر

جھلکیاں | روئیداد | قراردادیں

ناموسِ رسالتؐ کا فیصلہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.om

عذابِ قبر برحق ہے

س:......کیا عذابِ قبر برحق ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں۔ نیز یہ عذاب صرف روح کو ہوتا ہے یا روح اور جسم دونوں کو؟ جولوگ اپنے مردے جلا دیتے ہیں یا جو سمندر میں ڈوب جاتے ہیں، ان مردوں کو کیسے عذابِ قبر ہوتا ہے؟

ج:......مرنے کے بعد سے لے کر یومِ حشر تک کے وقت اور زمانہ کو عالم برزخ کہا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں ایمان والے نیک لوگوں کو راحتیں ملنا اور کافروں، بدکاروں کو عذاب ہونا برحق ہے اور یہ عقیدہ قرآن کریم سے، بہت سی احادیث سے اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ عذاب قبر سے مراد بھی یہی عالم برزخ کا عذاب ہے اب چاہے کسی کو قبر میں دفنا دیا گیا یا کسی درندے نے نگل لیا ہو یا کوئی سمندر میں ڈوب گیا ہو یا پھر مردہ کو جلا کر اس کی راکھ ہوا میں اڑا دی گئی ہو یا پانی میں بہادی گئی ہو۔

عذاب قبر یا عالم برزخ کے عذاب کے برحق ہونے پر چند دلائل:

۱:... قرآن کریم میں فرعون اور اس کے پیروکار کے متعلق ارشاد فرمایا:

”النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعة ادخلوا ال فرعون اشد العذاب.“ (المومن:۴۶)

ترجمہ: ”صبح شام ان کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو فرشتوں سے کہا جائے گا ان کو سخت ترین عذاب میں ڈال دو۔“

۲:...اسی طرح حدیث میں ہے:

”عن ابن عباسؓ قال مر النبی صلی اللہ علیه وسلم بقبرین فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لایستنزه من البول وفی روایة المسلم لایستنزه من البول واما الأخر فکان یمشی بالنمیمة ثم اخذ جریدة رطبة فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة قالوا یا رسول اللہ لم صنعت هذا؟ فقال لعله ان یخفف عنهما مالم ییبسا۔ متفق علیه۔“ (مشکوٰۃ،ص:۴۲)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور ان کو عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہورہا، ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔“

ان دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ قبر میں یا عالم برزخ میں نافرمانوں کو عذاب دیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کو راحت ملنا بھی دیگر احادیث سے ثابت ہے اور یہ عذاب یا راحت روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔

جیسا کہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

”واعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان اللہ تعالیٰ یخلق فی المیت نوع حیاة فی القبر قدر مالم یتالم اویتلذذ۔“ (شرح الفقہ الاکبر،ص:۱۰۱)

ترجمہ: ”اس بات کو جان لو کہ اہل حق اس پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ میت میں ایک قسم کی حیات قبر (عالم برزخ) میں پیدا کرتا ہے کہ جس سے وہ تکلیف محسوس کرتا ہے یا لذت محسوس کرتا ہے۔“

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ ۱۸تا۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ مطابق ۸تا۱۵ نومبر ۲۰۱۷ء شمارہ:۴۲

اس شمارے میں!

ختم نبوت اور نظریہ پاکستان پر خوفناک حملہ	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفی
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۱۲	رپورٹ: مولانا محمد وسیم داؤد
استخارہ سنت کے مطابق کیجئے (۳)	۱۷	مولانا محمد عمر انور
ناموس رسالت کا فیصلہ	۲۰	مفتی منیب الرحمن
ختم نبوت کانفرنس، دیر	۲۳	محسن محمود مبارکزئی
خبروں پر ایک نظر	۴۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مساجد، اذان، نماز، نوافل اور رات کا قیام

حدیث قدسی ۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو ان نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کی حفاظت نہیں کرے گا اور ان کے اوقات کا خیال نہیں رکھے گا، اس کے لئے میرا کوئی عہد نہیں۔ (ابن ماجہ)

حدیث قدسی ۵: حضرت ابوامامہؓ کی روایت میں ہے کہ یہود کے ایک عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ زمین میں کون سی جگہ بہتر ہے اور کون سی بدتر ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور فرمایا: جب تک حضرت جبرائیل علیہ السلام نہ آئیں میں خاموش رہوں گا، پس آپ خاموش رہے اور حضرت جبرائیل جب آئے، آپ نے ان سے یہی سوال کیا، انہوں نے عرض کیا: میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی جس طرح آپ کو اس سوال کا جواب نہیں معلوم مجھے بھی نہیں معلوم، لیکن اللہ رب العزت سے دریافت کروں گا۔ پھر جبرائیل نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہوا کہ کبھی اتنا قرب مجھے حاصل نہیں ہوا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرب کی کیفیت کیسی تھی؟ حضرت جبرائیل نے کہا: میرے اور اس کے درمیان ستر ہزار پردے نور کے تھے، اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، بدترین جگہ زمین میں وہ ہے جہاں بازار ہیں اور بہترین جگہ وہ ہے، جہاں مساجد ہیں۔ (ابن حبان، طبرانی)

بازار چونکہ لہو ولعب اور غفلت کی جگہ ہیں، اس لئے ان کو بدترین مقام فرمایا اور مساجد چونکہ ذکر و شغل کے مقام ہیں، اس لئے ان کو بہترین مقام فرمایا گیا۔

حدیث قدسی ۶: حضرت عبدالرحمن بن عائشؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب کو بہترین شکل میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ملائکہ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کیا آپ ہی جانتے ہیں، پس اللہ نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دی اور میں نے اس ہتھیلی کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اس وقت میں نے آسمان و زمین کی تمام اشیاء معلوم کرلیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین۔“ (دارمی، ترمذی)

نماز

س:...... سنت موکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج:...... ایسے تمام کام جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض و واجب نہ ہونے کے باوجود پابندیٔ وقت کے ساتھ کئے ہوں اور ان کے کرتے رہنے کی امت کو تاکید کی ہو سنت موکدہ کہا جاتا ہے۔ پنج وقتہ نمازوں میں بھی کچھ رکعتیں سنت موکدہ ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱:... نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت موکدہ ہیں۔

۲:... روزانہ نماز ظہر کے چار رکعات فرض پڑھنے سے پہلے چار رکعات پڑھنا سنت موکدہ ہے، اگر کسی دن یہ سنتیں ادا کئے جانے سے پہلے نماز ظہر کے فرائض کی جماعت کا وقت ہوجائے تو پہلے جماعت کی نماز میں شامل ہوا جائے اور جماعت کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد پہلے فرض کی دو سنتیں پڑھی جائیں، اس کے بعد فرض سے پہلے والی چار سنتیں پڑھی جائیں اور بعد میں دو نفل پڑھے جائیں۔

۳:... روزانہ نماز ظہر کی چار رکعات فرض کے بعد کی دو سنتیں سنت موکدہ ہیں۔

۴:... جمعہ کے دن جمعہ کے دو فرض سے پہلے چار رکعتیں فرض کے بعد چار رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں سنت موکدہ ہیں (اگر کسی جمعہ میں فرض سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھنے سے رہ گئی ہوں تو فرض کے بعد پہلے والی چار اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بعد پہلی رہ جانے والی چار رکعتیں پڑھی جائیں، اس کے بعد نفل نماز پڑھی جائے) واضح رہے کہ ایسا کرنا بتلائی گئی ترتیب کی وجہ سے ہے ورنہ پہلی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی جاسکی ہوں تو انہیں فرضوں کے فوری بعد پڑھ لینے میں بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

۵:... نماز مغرب کے تین فرضوں کے بعد دو رکعتیں سنت موکدہ ہیں۔ ۶:... نماز عشاء کے چار فرضوں کے بعد دو سنتیں سنت موکدہ ہیں۔

نمبر شمار	نماز کا نام	فرضوں سے پہلے	فرضوں کے بعد
۱	فجر	۲ رکعتیں	....
۲	ظہر	۴ رکعتیں	۲ رکعتیں
۳	جمعہ	۴ رکعتیں	۴+۲ رکعتیں
۴	مغرب	....	۲ رکعتیں
۵	عشاء	....	۲ رکعتیں

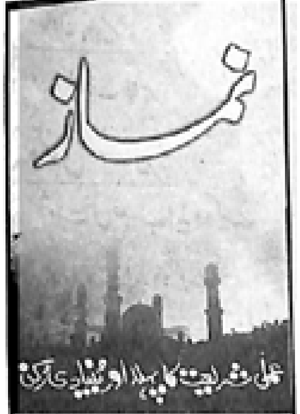

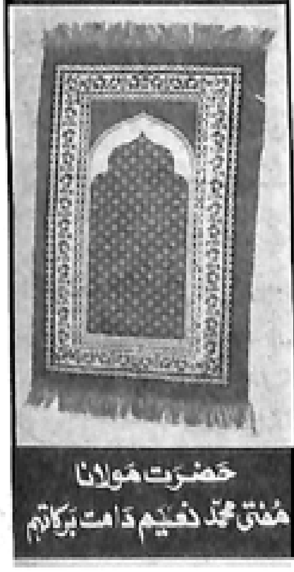

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ختم نبوت اور نظریۂ پاکستان پر خوفناک حملہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

ہمارا ملک پاکستان ایک نظریہ کی بنیاد پر بنا، اس نظریہ کو سامنے رکھ کر قراردادِ مقاصد مرتب ہوئی، جس کی روشنی میں اسلام اور کتاب وسنت پر اس مملکت خداداد کی بنیاد قائم ہوئی۔ قیام پاکستان کے کافی عرصہ بعد پاکستان کا دستور بنا اور کتاب وسنت پر اس کی بنیادوں کو استوار کیا گیا۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کی طرف سے ملتان نشتر کالج کے مسلمان طلبہ پر حملے کے نتیجے میں پورے ملک میں تحریک ختم نبوت چلی، اور پھر قومی اسمبلی میں بڑی بحث وتمحیص اور قادیانیوں اور لاہوریوں کے پیشواؤں کے بیانات سننے کے بعد پوری قومی اسمبلی نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد خاص مقاصد کے تحت قادیانیوں نے اسلامی شعائر کا استعمال خصوصاً کلمہ طیبہ کے بیج لگانا، اپنی عبادت گاہوں اور گھروں پر کلمہ طیبہ لکھنا وغیرہ شروع کردیا، جس کی روک تھام کے لئے ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا، جس میں یہ کہا گیا کہ قادیانی گروپ ہو یا لاہوری گروپ ہو، وہ اسلامی شعائر کا استعمال نہیں کرسکتے۔

اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ اس تحریک ختم نبوت کے قائد تھے، اس تحریک کی کامیابی کے بعد رمضان وشوال ۱۳۹۴ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۴ء ماہنامہ بینات کے اداریہ میں لکھا کہ:

''مرزائیوں کی حیثیت قبل ازیں کفار محاربین کی تھی اور قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد ان کی حیثیت پاکستان کے غیر مسلم شہریوں کی ہے جن کو ذمی کہا جاتا ہے (بشرطیکہ وہ بھی پاکستان میں بحیثیت غیر مسلم کے رہنا قبول کرلیں، اس لئے کہ عقد ذمہ دوطرفہ معاہدہ ہے) اور کسی ذمی کے جان ومال پر ہاتھ ڈالنا اتنا سنگین جرم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں ایسے شخص کے خلاف نالش کریں گے۔ اس بنا پر تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی جان ومال کی حفاظت کریں۔ مجلس عمل نے مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا تھا جو مسلمانوں کے دائرہ اختیار کی چیز تھی، لیکن جن مرزائیوں نے قومی اسمبلی کا فیصلہ تسلیم کرکے اپنے غیر مسلم شہری ہونے کا اقرار کرلیا ہو، اب ان سے سوشل بائیکاٹ نہیں ہوگا۔ اور جو مرزائی اس فیصلہ کو قبول نہ کر رہے ہوں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مسلمانوں سے ترک محاربت پر آمادہ نہیں۔ مرزائیوں کو آئینی حیثیت سے غیر مسلم تسلیم کرنے کے بعد کچھ انتظامی اقدامات ہیں جو حکومت پاکستان سے متعلق ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ حکومت اس بات میں تغافل سے کام نہیں لے گی۔ اس سلسلہ میں زیادہ اہم یہ امر ہے کہ خفیہ ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور کسی نئی سازش برپا کرنے کے امکانات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ حکومت اور عام مسلمانوں سے متعلق جو چیز ہے، وہ یہ ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ہمارا مشن پورا نہیں ہوجاتا، بلکہ یہ تو اس کا نقطۂ آغاز ہے، اصل کام جو ہمارے کرنے کا ہے، وہ یہ ہے کہ: جو لوگ کسی مادی غرض یا کسی غلط فہمی کی بنا پر اس مرزائیت سے وابستہ ہوئے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن ختم نبوت میں لانے کے لئے محنت کی جائے، ان کے کچھ شبہات ہوں تو ان کو زائل کیا جائے، ان کی کچھ مجبوریاں ہوں تو ان کو رفع کیا جائے۔ مرزائیوں نے عام طور پر مسلمانوں ہی کو شکار کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو پوری ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ جہنم سے نکالنے کی فکر کی جائے، پاکستان کے اندر اور باہر جس قدر لوگ مرتد ہوئے ہیں انہیں پھر سے اسلام کی دعوت دی جائے۔ غرض مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دینا اصل مقصد نہیں تھا، بلکہ انہیں داخل در اسلام کرنا اصل مقصد ہے۔''

(بصائر وعبر، ج:۳، ص:۱۹۱، ط: مکتبہ بینات، کراچی)

قادیانیوں اور لاہوریوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ان کا الگ تشخص قائم رکھنے اور مسلمان اکثریت کے ساتھ خلط ملط ہونے سے بچانے کے لئے ایک حلف نامہ مرتب کیا گیا، اور کہا گیا کہ ہر مسلمان رکن اسمبلی خواہ قومی ہو یا صوبائی یا سینیٹ کا رکن وہ نامزدگی فارم میں یہ حلف نامہ پر کرے گا۔ اس حلف نامہ کی عبارت درج ذیل ہے:

نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامے اور بیان حلفی

۱- میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) میں نے مذکورہ بالا نامزدگی پر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۶۲ میں مصرحہ اہلیت پوری کرتا ہوں/کرتی ہوں اور یہ کہ قومی اسمبلی/صوبائی اسمبلی/کی رکن منتخب ہونے کے لئے دستور کے آرٹیکل ۶۳ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی کی زد میں نہیں آتا/آتی ہوں۔

(دوم) میرا تعلق.............................. سے ہے اور مذکورہ سیاسی جماعت کی طرف سے جاری کردہ

(سیاسی جماعت کا نام)

سرٹیفکیٹ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں مذکورہ بالا حلقہ انتخاب سے جماعتی امیدوار ہوں منسلک ہے۔

یا

میرا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲- میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا/رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا/کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور یہ کہ میں کسی ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح نہیں مانتا/مانتی ہوں اور نہ ہی قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا/رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا/کہتی ہوں۔

(دوم) میں بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے کیے ہوئے اس اعلان کا وفادار رہوں گا/گی کہ پاکستان معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی۔ میں صدق دل سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا/گی اور پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت کا تحفظ اور دفاع کروں گا/گی اور یہ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا/گی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

۳- میں اپنے علم اور یقین سے حلفاً یہ اقرار صالح کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) کسی بنک، مالیاتی ادارے، کوآپریٹو سوسائٹی یا ہیئت اجتماعیہ کی طرف سے میرے اپنے نام سے یا میری بیوی/شوہر یا میرے کسی زیر کفالت اشخاص میں سے کسی کے نام سے یا کاروباری ادارہ کے نام سے بیشتر میری یا مذکورہ بالا کی ملکیت دو ملین روپے یا اس سے زائد قرضہ کی رقم مقررہ تاریخ سے ایک سال سے زائد مدت کے لئے واجب الادا نہیں ہے یا مذکورہ قرضہ معاف نہیں کروایا گیا ہے، اور

(دوم) میں، میری بیوی/شوہر یا زیر کفالت اشخاص میں کوئی یا کاروباری ادارہ جو بیشتر میری مذکورہ بالا کی ملکیت ہو، حکومت کے واجبات، یوٹیلٹی چارجز، بشمول ٹیلی فون، بجلی، گیس اور پانی کے واجبات کی رقم جو کہ ۱۰ ہزار روپے سے زائد ہو گی ادائیگی میں، کاغذ نامزدگی پر کرتے وقت چھ ماہ سے زائد عرصہ کے لئے نادہندہ نہیں ہیں:

۴:- میں حلفاً یہ اقرار صالح کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) میرے/میری شریک حیات اور زیر کفالت اشخاص کے ناموں کی فہرست درست ہے اور کوئی نام رہ نہیں گیا (فہرست منسلک ہے)۔

(دوم) نہ ہی میری ملکیت میں اور نہ ہی میرے/میری شریک حیات یا میرے زیر کفالت اشخاص کی ملکیت میں کوئی کمپنی ہے ماسوائے درج ذیل کے:

....

....

....

’’٭غیر متعلقہ الفاظ قلمزد کردیے جائیں گے۔

٭٭صرف مسلمان امیدواروں کے لئے۔

....

حالیہ پاس ہونے والے انتخابی اصلاحاتی بل ۲۰۱۷ء میں غیر محسوس طریقے پر کئی تبدیلیاں کی گئیں:۱:......اس فارم کے عنوان:’’نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامہ اور بیان حلفی‘‘ کو صرف’’نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامہ‘‘ میں بدل دیا گیا۔

۲:مذکورہ فارم کے نمبر:ا میں لکھا ہے کہ:’’میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں‘‘ اس پوری عبارت کو اُڑا دیا گیا۔

۳:مذکورہ بالا فارم کے نمبر:۲ میں لکھا ہے کہ:’’میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں‘‘ اسے بھی حذف کر دیا گیا۔

۴:مذکورہ بالا فارم کے نمبر:۳ میں لکھا ہے کہ:’’میں اپنے علم اور یقین سے حلفاً یہ اقرار صالح کرتا/کرتی ہوں‘‘ اسے بھی صاف کر دیا گیا۔

۵:ایک خطرناک تبدیلی جو کی گئی وہ یہ تھی کہ نئے قانون کی دفعہ ۲۴۱ کے ذریعہ کئی پچھلے قوانین کو منسوخ کر دیا گیا۔ان قوانین میں ایک قانون جنرل پرویز مشرف کا جاری کردہ وہ صدارتی آرڈر ہے،جس کے ذریعہ ۲۰۰۲ء کے الیکشن کے لئے قواعد وضوابط متعین کیے گئے تھے۔ان میں دفعہ ۷ب اور دفعہ ۷ج بھی تھی،وہ اس نئے قانون کے دفعہ ۲۴۱ سے منسوخ ہوگئی۔

دفعہ ۷ب میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ:’’مخلوط طرز انتخاب کے باوجود قادیانیوں اور لاہوریوں کی قانونی حیثیت غیر مسلم ہی کی رہے گی،جیسا کہ دستور پاکستان میں یہ طے پایا ہے۔‘‘

دفعہ ۷ج میں یہ قرار دیا گیا کہ:’’اگر کسی ووٹر پر کسی کو اعتراض ہو کہ اسے مسلمان ظاہر کیا گیا ہے،جب کہ درحقیقت وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہے تو اس ووٹر پر لازم ہوگا کہ وہ مجاز اتھارٹی کے سامنے ختم نبوت پر ایمان کے متعلق اس طرح کا بیان حلفی جمع کرائے،جیسے مسلمان کرتے ہیں۔مزید یہ قرار دیا گیا کہ:ایسا بیان حلفی جمع کرانے سے انکار کی صورت میں اسے غیر مسلم متصور کیا جائے گا اور اس کا نام مسلمانوں کی ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے گا۔یہ بھی قرار دیا گیا کہ:اگر ایسا ووٹر مجاز اتھارٹی کے سامنے پیش ہی نہ ہو،باوجود اس کے کہ اسے باقاعدہ نوٹس مل چکا ہو تو ایسی صورت میں اس کے خلاف قضاء علی الغائب............ کے اصول پر فیصلہ کیا جائے گا۔‘‘

یعنی’’ترمیم سے پہلے امیدوار فارم پر ختم نبوت کا اقرار یہ کہہ کر کرتا تھا کہ:’’میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا ہوں‘‘ جبکہ ترمیم کے بعد اس کے الفاظ یہ ہو گئے ہیں کہ’’میں اقرار کرتا ہوں‘‘یعنی فرق’’قسم‘‘Oath’’اور’’اقرار Affirmation‘‘ کا ہے۔اگر یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں تو پھر تبدیلی کی ضرورت کیوں اور کس لئے پیش آئی؟فارم پر جہاں امیدوار دستخط کرتا ہے،وہاں بھی اسی سے منسلک تبدیلی کر کے اب Solemn Statement of Oath کی جگہ Affirmation لکھ دیا گیا ہے۔اور نئے انتخابی اصلاحاتی بل دفعہ ۲۴۱ کے تحت جہاں اور قوانین منسوخ ہوئے وہاں دفعہ ۷ب اور ۷ج بھی منسوخ ہوگئی۔خلاصہ یہ کہ بڑی باریک بینی اور غیر محسوس انداز سے یہ تبدیلیاں کی گئیں کہ بڑے بڑوں کو اس کی ہوا تک نہ لگی۔

اس پر پروفیسر ڈاکٹر جناب محمد مشتاق لاء ڈپارٹمنٹ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد لکھتے ہیں کہ:

’’یہ تعبیر قانون کا بنیادی اصول ہے،قانون میں کوئی لفظ کیوں شامل کیا گیا؟کیوں نکالا گیا؟کیوں تبدیل کیا گیا؟کچھ بھی بغیر کسی مقصد کے نہیں ہوتا۔جب بھی عدالت کسی قانون کی تعبیر کی ذمہ داری ادا کرنے بیٹھتی ہے،یہ اس کے سامنے بنیادی مفروضہ ہوتا ہے۔اس لئے اگر پہلے سے موجود قانون میں کسی لفظ کی تبدیلی کی جائے تو عدالت لازماً یہ دیکھتی ہے کہ اس تبدیلی کا مقصد کیا تھا؟تاکہ قانون کی ایسی

تعبیر اختیار کی جائے جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مناسب ہو۔ یاد رکھئے: تعبیر قانون کے معاملے میں عدالت کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ مقننہ کا ارادہ (intention of the legislature) معلوم کرکے اس کی روشنی میں قانون کا مفہوم متعین کرے۔ اس اصول کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ قانون میں کسی لفظ، کسی حرف، بلکہ کسی شوشے کی تبدیلی کو بھی لغو، لایعنی، بغیر کسی مقصد کے نہ قرار دیا جائے۔"

....

انتخابی اصلاحاتی بل ۲۰۱۷ء پر عملی کام ۲۰۱۴ء سے شروع ہوا اور اسمبلی میں موجود تمام پارلیمانی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ۳۴ رکنی کمیٹی وفاقی وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار کی صدارت میں قائم کی گئی۔

پارلیمانی انتخابی اصلاحاتی کمیٹی نے ایک سب کمیٹی بنائی جس نے وسیع تر مشاورت کے بعد سینکڑوں صفحات پر مشتمل ڈرافٹ تیار کرکے مرکزی کمیٹی کو بھیجا۔ انتخابی اصلاحاتی کمیٹی نے تین سال کے دوران ۱۲۶ دن اس ڈرافٹ پر کام کیا اور ایک حتمی ڈرافٹ تیار کیا، اس حتمی ڈرافٹ کی رپورٹ ۷ راگست ۲۰۱۷ء کو قومی اسمبلی میں پیش کی گئی اور سات اگست سے ۲۲ راگست ۲۰۱۷ء تک یہ ڈرافٹ ارکان کے پاس رہا اور ۲۲ راگست ۲۰۱۷ء کو اس ڈرافٹ کو بل کی شکل میں قومی اسمبلی نے منظور کیا۔

قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد یہ انتخابی اصلاحاتی بل سینیٹ میں پیش کیا گیا، اس سے قبل یہ بل سینٹ کی مجلس قائمہ کے حوالہ کیا گیا جس نے جائزہ لیا اور پھر ۲۲ رستمبر ۲۰۱۷ء کو سینیٹ آف پاکستان نے کثرتِ رائے سے یہ بل منظور کیا۔

جب یہ بل سینیٹ میں منظوری کے لئے پیش ہوا تو اس وقت جمعیت علما اسلام کے سینیٹر مولانا حافظ حمد اللہ صاحب نے ایوان کی توجہ اس حساس مسئلے کی طرف مبذول کرائی کہ کاغذاتِ نامزدگی میں موجود حلف نامے کو اقرار نامے میں تبدیل کردیا گیا ہے، 7C، 7B کی دفعات کو بھی کوسرے سے ہی نکال دیا گیا ہے۔

حافظ حمد اللہ نے اس کے متعلق اپنی ترامیم پیش کیں اور حذف شدہ الفاظ کو شامل کرنے کے لئے تحریک پیش کی جس پر ووٹنگ ہوئی اور حافظ حمد اللہ کی ترامیم ۳۸/۳۶ کے تناسب یعنی دو ووٹوں کے فرق سے مسترد کردی گئیں، پیپلز پارٹی جن کی سینٹ میں اکثریت ہے، پاکستان تحریک انصاف، ایم کیو ایم، اے این پی نے حافظ حمد اللہ کی ترامیم کی مخالفت کی، جبکہ جماعت اسلامی کے امیر سینیٹر سراج الحق اس دن سینٹ اجلاس میں شریک ہی نہیں ہوئے، مسلم لیگ ن نے حافظ حمد اللہ کا ساتھ دیا، مگر میڈیا میں یہ بات اس طرح نہ آسکی جس طرح آنا چاہئے تھا۔

ایوان سے نکلی سب سے پہلی آواز جو باہر قوم تک پہنچی، وہ محترم جناب شیخ رشید صاحب کی آواز تھی۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں اس بل کے پاس ہونے کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا: کہاں ہے مولانا فضل الرحمٰن؟ اور کہاں ہیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام لیوا؟ آج ختم نبوت کا مسئلہ قانون سے نکال دیا گیا ہے۔ اس آواز کے گونجتے ہی کچھ لوگ شیخ رشید صاحب کو جھٹلاتے ہوئے قوم کو طفل تسلی دینے کے لئے کہنے لگے کہ: کچھ بھی تبدیل نہیں کیا گیا، اور دوسری طرف مسلمانوں کا ہر طبقہ پریشان ہوگیا، جس میں علماء اور وکلاء سرفہرست تھے۔ ادھر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب عمرہ پر تھے، ان سے جب رابطہ ہوا، اور انہیں اس پوری صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے ایک طرف نواز شریف صاحب سے رابطہ کیا۔ دوسری طرف اپنے اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹ کے حضرات کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اس قانون کے مسودہ کو بغور جانچیں اور جہاں جہاں تبدیلی کی گئی ہے، اس کی نشان دہی کریں۔

خلاصہ یہ کہ حکومت پر جب ہر طرف سے عوامی دباؤ بڑھا تو کہنے لگے کہ: ہم نے صرف "حلف" کے لفظ کو "اقرار" سے بدلا ہے۔ مطلب دونوں کا ایک ہے۔ حالانکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ: ختم نبوت پر مشتمل پورا پیرا موجود ہے، اس میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں کی گئی، حالانکہ جیسا کہ پہلے واضح کیا کہ اس پیرا کے اوپر "میں حلفیہ اقرار کرتا/کرتی ہوں" کی عبارت کو سرے سے حذف کردیا گیا تھا، جس سے نچلا مضمون باوجود موجود ہونے کے بغیر حلف کے رہ گیا۔ بہرحال قوم کے زبردست احتجاج اور سخت عوامی ردعمل کے سامنے حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے۔ میاں نواز شریف صاحب نے بھی اپنی پارٹی اور جناب اسپیکر ایاز صادق صاحب کو ہدایت کی کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو سابقہ حالت پر بحال کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب نے تمام پارلیمانی جماعتوں کے نمائندوں کو بلایا اور اس قانون کو سابقہ حالت پر بحال کرانے پر انہیں راضی کیا۔ سب نے قومی اسمبلی میں اس قانون کو سابقہ حالت پر بحال کرنے کا بل اتفاق

رائے سے پاس کر دیا اور آج الحمدللہ! اسینیٹ سے بھی یہ پاس ہوگیا ہے۔ اس نئے بل کا متن حسب ذیل ہے:

[قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے]

انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں ترمیم کرنے کا بل

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں رونما ہونے والی اغراض کے لئے انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء (نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) میں ترمیم کی جائے۔

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفوذ: (۱) یہ ایکٹ انتخابات (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۷ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۲۴۱ میں ترمیم: انتخابات ایکٹ ۲۰۱۷ء (نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) بعد ازیں جس کا حوالہ مذکورہ ایکٹ کے طور پر دیا گیا ہے، دفعہ ۲۴۱ میں شق (د) میں، نیم وقفہ سے قبل، عبارت ''ماسوائے آرٹیکلز ب اور ج'' کو شامل کر دیا جائے گا۔

۳۔ ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء کے فارم الف میں ترمیم: مذکورہ ایکٹ میں، فارم الف میں، امیدوار کی جانب سے اقرار نامہ میں:

(۱) عنوان ''امیدوار کی جانب سے اقرار نامہ'' کو ''نامزد شخص کی طرف سے اقرار نامہ اور بیان حلفی'' سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

(۲) مذکورہ بالا تبدیل شدہ عنوان کے تحت، پیرا ا کے ذیلی پیروں (اول)، (دوم)، (سوم)، (چہارم) اور (پنجم) کو، حسب ذیل سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

''۱۔ میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(اول) میں نے مذکورہ بالا نامزدگی پر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۶۲ میں مصرحہ اہلیت پوری کرتا/کرتی ہوں اور یہ کہ سینٹ/قومی اسمبلی/صوبائی اسمبلی ☆ کا/کی رکن منتخب ہونے کے لئے دستور کے آرٹیکل ۶۳ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مصرحہ نااہلیتوں میں سے کسی کی زد میں نہیں آتا/آتی ہوں۔

(☆ دوم) میرا تعلق.................... سے ہے اور مذکورہ سیاسی جماعت

(دوم) میرا تعلق.................... سے ہے اور مذکورہ سیاسی جماعت کی طرف سے جاری کردہ

(سیاسی جماعت کا نام)

سرٹیفکیٹ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں مذکورہ بالا حلقہ انتخاب سے جماعتی امیدوار ہوں، منسلک ہے۔ یا میرا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ میں مذکورہ بالا امیدوار حلفاً اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ:

(☆☆ اول) میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا/رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا/کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور یہ کہ میں کسی ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح نہیں مانتا/مانتی ہوں اور نہ ہی قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا/رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا/کہتی ہوں۔

(دوم) میں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے کیے ہوئے اس اعلان کا وفادار رہوں گا/گی کہ پاکستان معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی۔ میں صدق دل سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا/گی اور پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کا تحفظ اور دفاع کروں گا/گی اور یہ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا/گی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

۳۔ میں متذکرہ بالا امیدوار یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے خصوصی اکاؤنٹ نمبر .... (جدولی بنک کا نام اور برانچ)

....کے پاس انتخابی اخراجات کی غرض کے لئے کھولا ہے۔"

(۳) باقی ماندہ پیروں ۲، ۳، ۴اور۵ کو بطور ۴، ۵، ۶اور ۷دوبارہ نمبرز لگائے جائیں گے اور

(۴) صفحہ کے آخر میں، حسب ذیل عبارت شامل کردی جائے گی۔

"☆غیر متعلقہ الفاظ قلمزد کردیئے جائیں گے۔

☆☆صرف مسلمان امیدواروں کے لئے۔

بیان اغراض ووجوہ

انتخابات ایکٹ، ۲۰۱۷ء (نمبر ۳۳ بابت ۲۰۱۷ء) کے وضع کیے جانے کے واقعہ کے بعد نامزدگی فارم (فارم الف) جو کہ ایکٹ کے تحت منسلک ہے کے بارے میں قومی اسمبلی میں اور میڈیا میں بھی" امیدوار کی جانب سے اقرارنامے کے الفاظ کی نسبت بدگمانی کا اظہار کیا گیا ہے۔

۲-مزید تنازعہ سے بچنے کے لئے قومی اسمبلی کی تمام سیاسی جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ" نامزد شخص کی طرف سے اقرارنامہ اور بیان حلفی کے اصل متن جو کہ اصل فارم-۱ الف میں شامل ہے کو اصل حالت میں بحال کیا جانا چاہئے۔

۳-عام انتخابات کے انعقاد کے فرمان ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو فرمان نمبر ۷ بابت ۲۰۰۲ء) کی منسوخی کے نتیجے میں آرٹیکلز ۷ب اور ۷ج کے حذف کی نسبت بھی بدگمانی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مزید تنازع سے بچنے کی خاطر تمام سیاسی جماعتوں میں اس بات پر اتفاق ہے کہ آرٹیکلز ۷ب اور ۷ج کے احکامات کو انتخابات ایکٹ ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۲۴۱ میں ترمیم کے ذریعہ ایضاً برقرار رکھا جائے ،لہٰذا یہ بل وضع کیا گیا۔

زاہد حامد

وزیر برائے قانون وانصاف

وزیر انچارج

....

مزید یہ کہ اقرار اور حلف میں فرق ہے یا نہیں؟ آخر یہ Oathاور Affirmation کا معمہ ہے کیا؟ اس گتھی کو سلجھانے کے لئے جناب تابش قیوم صاحب لکھتے ہیں:

آپ حیران ہوں گے کہ جس مسئلہ کو ہمارے بعض علماء اور وزراء معمولی سمجھ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک ہی چیز ہے، اس کی جڑیں ۳۰۵ سال پرانی ہیں جب ایک Quakers نامی عیسائی فرقہ نے حلف لینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم صرف اقرار کریں گے کیونکہ ان کے نزدیک خدا ہر انسان میں ہے اور اسے علیحدہ سے قسم کھانے کی ضرورت نہیں اور اسی طرح کے دیگر عقائد کی بنیاد پر انہوں نے Oath بجائے Affirmation کا سہارا لیا اور 1695 میں Quakers act 1695 منظور کروایا۔ اس قانون میں بھی وہی الفاظ درج ہیں جو موجودہ ترمیم میں شامل کئے گئے ہیں:

Quakers Act 1695 (An Act that the Soiemne Affirmation & Declaration of the People called was passed. (Quakers shall be accepted instead of an Oath in the usual Forme; 7 & 8 Will. 3 c. 34

بات صرف یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ ۲۰۰ سال قبل اسکاٹ لینڈ کے ملحدین نے بھی حلف کی مخالفت یہ کہتے ہوئے کردی کہ ہم تو خدا کو مانتے ہی نہیں تو پھر قسم کیوں کھائیں اور اس طرح انہوں نے بھی قانون سازی کرواکے یہ شرط ختم کروادی۔ یہ سارا کھیل دراصل اس تاریخ کا حصہ ہے جب مغرب نے چرچ اور مذہب سے اپنا رشتہ توڑ کر لادینیت اور سیکولرازم کی بنیاد رکھی۔ چارلز براڈلاف نامی ایک شخص جس نے قومی سیکولر سوسائٹی کی بنیاد رکھی تھی اسی نے Affirmation Law یا Solemn Affirmation کی بھی بنیاد رکھی۔ وہ ۱۸۸۰ء میں برطانیہ میں الیکشن جیت کر منتخب ہوا، مگر اس کو حلف دینے سے روک دیا گیا، کیونکہ وہ ملحد یعنی لادین تھا اور عیسائیت پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ اس نے حلف کے بجائے اقرار کی استدعا کی جو مسترد کردی گئی اور اس سے سیٹ چھین لی گئی، تاہم بعد میں ضمنی انتخابات

کروائے گئے، جس پر وہ ایک مرتبہ پھر جیت گیا اور پھر سے حلف سے انکار کیا، جس پر اسے گرفتار کرلیا گیا، بالآخر یہ سلسلہ جاری رہا اور ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ پانچویں دفعہ جا کر وہ ۱۸۸۶ء میں حلف لینے پر راضی ہوا، جس کے الفاظ میں اپنی مرضی کی ترمیم کی اور پھر اس نے ۱۸۸۸ء میں Oath Act پیش کیا، جس کے ذریعہ لادین لوگوں اور ملحدین کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ حلف کی بجائے فقط اختیار پر گزارا کریں۔ یہ قانون ایک طویل جدوجہد کے بعد عمل میں آیا، جس میں کلیدی کردار چارلس براڈلاف ہی کا تھا جو مغرب میں سیکولر قانون سازی کی بنیاد بنا۔ چارلس کی بیٹی بھی ملحد اور فری تھنکر تھی، جسے عیسائیوں نے قتل کر دیا تھا۔ یہاں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ سیکولرازم کے علمبردار ملحد چارلس کی موت ۱۸۹۱ء میں واقع ہوئی اور اس جنازے میں ۲۱ سالہ ایک نوجوان موجود تھا جس کا نام موہن داس گاندھی تھا جس نے آگے چل کر بھارتی سیکولر آئین کی بنیاد رکھی۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ مغرب میں آج بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ اپنا عقیدہ چھپا کر محض اقرار کا سہارا لے کر کئی ملحد عیسائی بن کر پارلیمنٹ کے ممبر بنے، جن کی اصلیت بعد میں سامنے آئی۔ ان دونوں الفاظ کے قانونی اثرات کیا ہیں؟ یہ ثانوی بات ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ ن لیگ کو آخر ۹۹٪ مسلمان آبادی والے ملک میں حلف کو اقرار میں بدلنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ یہ مسئلہ تو مغرب کی ان ریاستوں میں پیش آیا یا آ تا رہا ہے جو مکمل سیکولر اور لادین ہیں، کیونکہ وہاں بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو کسی بھی مذہب کو نہیں مانتے اور کسی ایسی ہستی پر یقین نہیں رکھتے، جسے وہ خدا یا اس کے برابر سمجھتے ہوں اور اس کی قسم کھانے کے لئے تیار ہوں، جبکہ ایک اسلامی ملک میں جس کے آئین میں بالادستی قرآن وسنت کی ہو اور حلف اور قسم کی بے انتہا اہمیت ہو، وہاں اس قسم کی خوفناک تبدیلی محض دفتری غلطی نہیں، بلکہ ایک گہرا وار ہے جو باقاعدہ سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکمران جماعت واضح طور پر ملک کی نظریاتی اساس پر حملہ آور ہو کر اس کو لبرل ازم کی راہ پر گامزن کرنا چاہتی ہے، تاکہ عالمی طاقتوں کی مکمل سپورٹ حاصل کر کے اپنا اقتدار مستحکم کیا جاسکے اور سیکولرازم کی بنیادوں کو پاکستان کے آئین میں مضبوط کیا جاسکے۔

اب یہ بات تو واضح ہوگئی کہ یہ باقاعدہ سیکولرازم کا شب خون پاکستان کے آئین پر مارا گیا ہے مگر اس کا ختم نبوت سے کیا تعلق ہے؟ اس کے لئے ہمیں چند ایک باتوں کی طرف غور کرنا ہوگا۔ سابق وزیراعظم نواز شریف کو عدالت میں جھوٹ بولنے کی بنیاد پر نااہل قرار دیا گیا، جبکہ اب انتخابی اصلاحات بل کے نام پر جو ترمیم شدہ قانون قومی اسمبلی میں منظور کیا گیا ہے اس کے مطابق آئندہ جھوٹ بولنے والے کو نااہل قرار نہیں دیا جاسکے گا۔ اراکین اسمبلی کے حلف نامہ میں ختم نبوت کی شق سے متعلق دعویٰ کیا جارہا ہے کہ اس کی عبارت جوں کی توں ہے، لیکن اس میں ڈیکلریشن پلس اوتھ کی جگہ صرف ڈیکلریشن رائفریشن لکھ کر اوتھ کا لفظ ختم کر دیا گیا ہے، یعنی قسم اور حلفاً اقرار کے الفاظ کلی طور پر حذف کر دیے گئے ہیں۔ ہم اگر ان باتوں کی جانب تھوڑا غور کریں تو اس کے خوفناک نتائج واضح طور پر سمجھ میں آتے ہیں اور صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ گہری سازش کے تحت کیا گیا ہے۔

ختم نبوت کے حوالے سے اس تبدیلی کے بعد اب اگر کوئی مرزائی ختم نبوت کا جھوٹا اقرار کر کے اسمبلی پہنچ جائے اور بعد میں اس امر کا پتہ چلے کہ یہ تو مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہے تو حالیہ ترمیم کی وجہ سے صرف جھوٹ بولنے کی بنیاد پر اسے نااہل قرار نہیں دیا جاسکے گا، کیونکہ حلف کے الفاظ تو پہلے ہی حذف کر دیے گئے ہیں۔ یعنی اس انداز میں قانونی تبدیلی کی گئی ہے اور تھوڑا جھول رہ جائے اور آئندہ ملحد قسم کے لوگوں اور ختم نبوت کو تسلیم نہ کرنے والے قادیانیوں کو فائدہ پہنچایا جاسکے۔ ڈاکٹر محمد مشتاق، ڈین فیکلٹی آف شریعہ اینڈ لاء اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے اس موضوع سے متعلق ایک اور اہم نقطہ کی طرف اشارہ کیا ہے اُسے بھی سمجھنا ضروری ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نئے قانون کی سب سے خطرناک ترین حقیقت یہ ہے کہ ۲۰۰۲ء کے قانون کی دفعہ ۷ (ذیلی دفعہ سی) کی منسوخی کے بعد اب قادیانی یا لاہوری گروپ کے کسی ووٹر کو مسلمانوں کی ووٹر لسٹ سے نکالنے کا کوئی قانونی طریقہ باقی نہیں رہا۔ اس سے یہ بات قطعی طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ تبدیلیاں کس کے کہنے پر اور کس کو خوش کرنے کے لئے کی گئی ہیں۔

میرا سوال ہے کہ یہ تمام حقائق واضح ہونے کے بعد کیا اب بھی کسی ثبوت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ عقیدہ ختم نبوت اور پاکستان کے نظریاتی تشخص کو پامال کرنے کی اس ناپاک جسارت کی بلاتفریق مذمت کرنی چاہیے، بلکہ اس سازش کے پیچھے کارفرما عناصر کے اصل عزائم کو قوم کے سامنے لاکر قانونی کاروائی کرنی چاہیے، تاکہ آئندہ چور راستوں سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے متفقہ آئین اور نظریہ کے خلاف ہونے والی سازشوں کو روکا جاسکے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

۳۶ویں سالانہ،دوروزہ آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس،چناب نگر

جھلکیاں،خطابات،قراردادیں

رپورٹ: مولانا محمد وسیم داؤد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۱۹را کتوبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات سے منعقد ہونے والی دو روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس ملکی سلامتی کی رقت آمیز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت، دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ حکومت اپنے کیے گئے وعدہ کے مطابق قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم 7بی اور 7 سی کو سابقہ حالت پر بحال کرے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جب تک قادیانی کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں اس وقت تک ملک میں امن قائم ہونا ناممکن ہے لہٰذا سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ چند ٹکوں کے عوض مسئلہ ختم نبوت پر شب خون مارنے والے اور ناموس رسالت کا سودا کرنے والے حکمرانوں کو نمرود اور فرعون کا انجام بد بھی یاد رکھنا چاہیے۔ اسلامیان پاکستان کسی صورت میں بھی آنے والے الیکشن میں قادیانیت نواز امیدواروں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ شرکاء کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ قادیانی تخریب کار ادارے اور عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد و پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد، ٹیکسلا، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا محب اللہ لورالائی، مولانا عبدالغفور ٹیکسلا اور مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، معروف روحانی شخصیت اور ممتاز عالم دین مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، جماعت اسلامی کے مرکزی جنرل سیکرٹری لیاقت بلوچ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد سلیمان بنوری کراچی، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، جمعیت اہلحدیث کے انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، ضیاء اللہ شاہ بخاری کے علاوہ، صاحبزادہ مولانا محمد زکریا شاہ، پشاور کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، پیر عزیز الرحمن ہزاروی، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد، جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالشکور رضوی، مولانا محمد ایوب ڈسکہ، مولانا مظہر اسعدی، مولانا فضل الرحمن درخواستی، مولانا محمد یوسف خان، مولانا نعیم الدین لاہور، قاری محمد عثمان ماکلی، سید سلمان گیلانی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں نے خطاب کیا۔

☆......قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ختم نبوت کا دشمن اس تاک میں بیٹھا ہے کہ وہ کس طرح اسلامی شعائر اور ہمارے عقائد پر حملہ آور ہو، مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا قادیانی تک قصر نبوت میں ڈاکہ زنی کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں مجاہدین ختم نبوت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا۔ قوانین ختم نبوت قانون توہین رسالت کے خلاف سازشیں قادیانی و استعماری ایجنڈا ہے۔ قادیانیت کے متعلق غیر مسلم اقلیت کے قوانین کو ختم نبوت کرنے والوں کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے اور کیا جائے گا۔ ہمیں اتحاد و یگانگت سے غداران ختم نبوت اور اسلام دشمن عناصر کا جرأت مندی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ 1974ء میں ہمارے پارلیمانی لیڈروں نے دلائل کے ساتھ قادیانیوں کو چاروں شانے چت کیا اور اب بھی 7بی اور 7 سی کو سابقہ حالت پر بحال کرانا جمعیت علماء اسلام کی پرامن جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

☆......مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب و افتراء، تحریف و الحاد اور تضادات کا مجموعہ ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے نارمل اور شریف انسان ثابت نہیں ہوتا۔ عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ایمان کے تحفظ کا آزمودہ نسخہ صلحاء اور اہل حق سے روحانی و اصلاحی تعلق جوڑنا ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے ملکی سلامتی و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ دوہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔

☆......جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ ہمارے تمام عقائد و اعمال کی بنیاد ختم نبوت کا عقیدہ ہے۔ ہم قرآن و سنت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناموس رسالت پر جان دینے کو سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں توحید و سنت کے پروانوں کو منتشر کرنے کی سازشیں کر رہی ہے۔ ہمارے عقائد، تہذیب اور ہمارے تعلیمی اداروں کو اغیار کے تابع کیا جارہا ہے۔ ممتاز قادری کو پھانسی دینے کا حکومتی فیصلہ امت مسلمہ کے جذبات کے خلاف تھا۔ حکمران مغربی آقاؤں کی خوش نودی کے لئے آسیہ ملعونہ کی پھانسی میں لیت و لعل سے کام لے رہے ہیں۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ آج پوری قوم افواج پاکستان کی قومی و ملی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ افواج پاکستان ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی چوکیداری کر رہی ہیں۔ اور دینی مدارس ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔

☆......مولانا ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتیں بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کرچکی ہیں پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔

☆......مولانا عبدالخبیر آزاد نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔

☆......جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ معروضی حالات کے پیش نظر ہمیں دشمن کے خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا۔

☆......پیر عزیز الرحمن ہزاروی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی بدولت دین کے تمام شعبے مکمل طور پر میسر آئے، ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرے کے تمام سلسلوں کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی عبادت بھی بارگاہ ایزدی میں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔

☆......مولانا مظہر اسعدی نے کہا کہ قادیانی دجل و فریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی و مطالب میں تحریف و تکذیب کر کے نوخیز نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو زندگی بھر گالیاں دیتا رہا۔

☆......سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ پارلیمنٹ میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، ہم اپنی جانوں پر کھیل کر اسلام اور پاکستان کا تحفظ کریں گے۔ قادیانیوں کے اکھنڈ بھارت کے نظریات کے دستاویزی ثبوت ریکارڈ پر ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑتے ہوئے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

☆......مولانا محمد ایوب ڈسکہ نے کہا کہ میڈیا اسلام مخالف قوتوں کو اہمیت دیتا ہے اور دینی جماعتوں کے مذہبی اور غیر متنازعہ پروگراموں کی لائیو کوریج کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیا عالمی سطح پر ویزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگلتا ہے۔

☆......مولانا مفتی خالد محمود کراچی نے کہا کہ ختم نبوت کی پاسبانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ختم نبوت اور اعمال صالحہ ایسے چراغ ہیں کہ جن کی بدولت قیامت تک اسلام کی شان و شوکت باقی رہے گی۔

☆......مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد ثانی کا مسئلہ بھی ضروریات دین میں شامل ہے۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جھوٹ کا پلندہ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے۔

☆......مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ

عقیدہ توحید اور ناموس صحابہ کرام واہل بیت کا دفاع کرنا گویا ان نبوت کا دفاع کرنا ہے عقیدہ توحید کا تحفظ بھی عقیدہ ختم نبوت میں مضمر ہے۔ عقائد کے بغیر اعمال رائیگاں ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان اور تمام اسلامی علوم ومعارف کا تعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور افعال سے ہے لیکن تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مسئلے کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔

☆......مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ میرے بعد تیس دجال اور کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے ان کا یقین نہ کرنا میں تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔ میرے بعد جدید نبوت ممنوع و منقطع ہے قبل ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مولانا محمد عابد، میاں محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرؤف چشتی، سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا محمود الحسن کشمیری، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مفتی محمد خالد میر، مولانا رضوان عزیز، مولانا نور محمد ہزاروی، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد عابد کمال، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا محمد قاسم گجر، حافظ محمد شریف مغل آبادی، امین برادران، طاہر بلال چشتی، مولانا تجمل حسین، مولانا مختار احمد، قاری احسان اللہ فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

☆......مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کہ ظفر اللہ قادیانی وزارت خارجہ کے عہدہ پر متمکن ہونے کے باوجود قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔

☆......مولانا رضوان عزیز نے کہا کہ دنیا میں دو قسم کے طبقات موجود ہیں ایک ریگولر اور دوسرا سیکولر، قادیانی اپنے افعال و کردار سے نہ تو ریگولر میں شمار ہوتے ہیں نہ ہی سیکولر۔ مولانا عبدالرشید رضوی نے کہا کہ قادیانی پوری دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔

☆......سید کفیل شاہ بخاری نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت کی دینی وملی جدوجہد تاریخ کا درخشندہ باب ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ دینی حمیت، قومی غیرت اور ملک وملت کو خوشحال کرنے اور جارحانہ پالیسوں سے دور رہ کر ملک کو امن کا گہوارہ بنایا۔ قادیانی اپنی قانونی حیثیت تسلیم کرلیں اور قانون سے بغاوت کا رویہ ترک کردیں اقلیت میں رہتے ہوئے اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے سے گریز کریں۔

☆......جناب شرجیل راولپنڈی نے کہا کہ مغربی ممالک اور افریقی ریاستوں میں قادیانی گروہ کی کفریہ سرگرمیوں کو روکنے کے لیے ایک وسیع اور مضبوط پلیٹ فارم اور متحرک اور باصلاحیت رجال کار تیار کرنا ہوں گے۔ قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کا استعمال قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔

☆......مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ شدت پسند قادیانی آئین پاکستان کی روشنی میں اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے حربی باغیوں کا کردار اپنایا ہوا ہے اس لیے وہ اب بھی توہین آمیز کتب، اسلام کش جرائد و رسائل کی ترسیل وسپلائی کا غیر قانونی سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆......مولانا علیم الدین شاکر نے کہا بیرون ممالک اور میڈیا پر مظلومیت کا جھوٹا واویلا، غربی مراعات حاصل کرنے والے قادیانیوں کے خلاف عدالتی کاروائی عمل میں لائی جائے۔

☆......مولانا قاری جمیل الرحمان اختر نے کہا کہ قادیانی عناصر ملک پاکستان میں رہائش اور شہریت رکھنے، کاروبار اور ملازمتیں اختیار کرنے مظلومیت کے درپردہ مراعات حاصل کرنے کے باوجود ملک پاکستان اور مسلمانوں کی کردارکشی کرنے کے شرمناک عمل میں مصروف ہیں۔

☆......مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لیے خانقاہوں کے روحانی اثرات اور عملی کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول اپنے عقل وخرد سے عاری دائرہ اسلام سے خارج اور نائٹ کلبوں کی پیداوار ہیں۔ گستاخان رسول سے عداوت رکھنا اور اظہار نفرت کرنا ایمان کی علامت اور دینی حمیت اور غیرت کا تقاضا ہے۔

☆......مولانا اعزالحق نقشبندی نے کہا کہ قادیانی طبقہ نے جس دجل وفریب سے اسلام کے افکار ونظریات اور نجات دہندہ تعلیمات کو اپنی ہوس اور ارتدادی خیالات سے مسخ کیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کے دور میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔

ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں

☆......ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم اجتماع صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے قادیانیوں کے متعلق وضاحتی بیان کو "عذر گناہ بدتر از گناہ" کا مصداق قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبائی وزیر قانون پاکستانی قوانین سے نابلد ہیں کیونکہ قادیانی قرآن و سنت، اجماع امت اور

1973ء کے آئین کی رو سے دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ انہیں مسلمان قرار دینا آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ لہٰذا جب تک اپنے بیان کو علی الاعلان واپس نہیں لیتے انہیں آئینی عہدہ سے چمٹے رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں، لہٰذا ان سے وزارت قانون کا قلمدان واپس لیا جائے۔

☆...... پچھلے دنوں ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے ختم نبوت کے بیان، لٹریچر، اشتہار اور اسٹیکرز لگانے پر لاہور میں ایک ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی۔ جو سراسر قادیانیت نوازی ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ نوٹیفیکیشن واپس لیا جائے۔ کیونکہ قادیانی آئین وقانون کی رو سے کافر ہیں اور انہیں کافر کہنا آئینی طور پر کوئی جرم نہیں۔ لہٰذا یہ آرڈر واپس لیا جائے۔

☆...... انتخابی اصلاحات کی آڑ میں حلفیہ بیان کو حذف کرنا اور پھر اس کو واپس لینا۔ یہ اجلاس اس حلفیہ بیان کو واپس لینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی بدباطن ایسی جرأت نہ کر سکے۔

☆...... فوج کا ماٹو جہاد ہے۔ جبکہ قادیانی جہاد اسلامی کے منکر ہیں۔ لہٰذا آئندہ انہیں فوج میں کمیشن نہ دیا جائے۔

☆...... ملک بھر کے تمام محکموں میں قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''36 ویں آل پاکستان دو روزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعوین ومندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے۔ اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہوئے ہیں جو سٹیٹ اندر سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جاچکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے حالات وواقعات پر ریلیز ہونے والی فلموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

☆...... ہماری معلومات کے مطابق قومی اسمبلی میں منظور ہونے کے باوجود بھی ابھی تک الیکشن کمیشن کی ویب سائیڈ پر موجود الیکشن بل 2017ء کے ڈاکومنٹس میں موجود فارم A میں اقرار کا لفظ بدستور موجود ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فارم A فی الفور اقرار کی جگہ لفظ حلف لکھا جائے۔ ذمہ داروں کا تعین کرنے والی کمیٹی کی سفارشات پر جن عناصر بھی یہ شب خون مارا انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔ اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور فیصل آباد میں لاثانی سرکار کے کفریہ عقائد ولٹریچر کی روک تھام کی جائے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے، تاکہ عوام الناس کو مسلم اور غیر مسلم کی پہچان میں آسانی ہو۔

☆...... یہ اجتماع سانحہ کوئٹہ اور دہشت گردی سے متاثر افراد سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہداً کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں اسلام وملک دشمن دہشت گردوں کے خلاف گھیرا تنگ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے متعلق آئینی ترامیم 7بی اور 7سی کو سابقہ حالت پر بحال کیا جائے۔ اسے ختم کرنے والی لابی کا تعین کر کے ذمہ داران کے خلاف آئین پاکستان سے غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس حکومت پاکستان و آزاد حکومت ریاست جموں کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانان ریاست جموں وکشمیر کے حوالہ سے بھی وہاں کے عبوری آئین 1974ء اور اس کے ذیلی قوانین

میں پاکستان کی طرح عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ مہیا کرنے کی خاطر آزاد کشمیر کی حدود میں بھی حلف نامہ ختم نبوت برائے ووٹر لسٹ و نامزدگی فارمز برائے امیدواران میں شامل کیا جائے۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

☆......قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کو ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اسٹیج پر لایا گیا۔

☆......کانفرنس کے چاروں اطراف کو پولیس اہلکاروں اور انٹیلی جنس حکام نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا جب کہ سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکار بکثرت موجود تھے۔

☆......کانفرنس میں گزشتہ سالوں کی نسبت امسال بکثرت حاضری رہی۔ پنڈال میں ہجوم زیادہ ہونے پر اکثر شرکاء کو کھڑے ہوکر کانفرنس سماعت کرنا پڑی۔

☆......20 ر اکتوبر کی صبح کو جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہوکر سماعت کیا۔

☆......سیکورٹی پر مور چہ زن رضا کاران ختم نبوت شرکاء کے ساتھ مثالی ڈسپلن، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔

☆......سیکورٹی پلان کے انچارج جناب عبدالرؤف روفی آف مانسہرہ اور دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید تھے۔

☆......مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے پشتو زبان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر مسحور کن بیان کیا جو کہ سامعین نے بہت پسند کیا۔

☆......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین ملک کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔

☆......کانفرنس میں مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے حفاظ اور متخصصین حضرات کی دستار بندی بھی عمل میں لائی گئی۔

☆......کانفرنس کے پنڈال میں خطبہ جمعہ اور نماز کے فرائض خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے سرانجام دیے، جبکہ جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری نے خطبہ جمعہ و نماز جمعہ پڑھائی۔

☆......بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاور فل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا، جو کہ آفتاب نیم روز کا کام دیتے رہے۔

☆......کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر بھی نشر ہوتی رہی۔

☆......منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھول داریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کی خدمات حاصل کیں۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر مسلم پارک میں خورونوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆......معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالہ سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔ ☆☆

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

چیچہ وطنی...... مرکزی جامع مسجد بلاک ۱۲ چیچہ وطنی اپنے یوم تاسیس سے اہل حق کا مرکز رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ایک عرصہ تک اس مسجد کے منبر سے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے رہے۔ مولانا میانویؒ سے پہلے اس مسجد کے خطیب مولانا غلام محمدؒ تھے جبکہ مولانا میانویؒ کے بعد مولانا عبدالاحد، مولانا حافظ عبدالواحد، مولانا حافظ الٰہی بخشؒ کے بعد دیگرے خطیب رہے۔ ان حضرات کے بعد مولانا محمد ارشاد خطیب چلے آرہے ہیں۔ مولانا موصوف جہاں جامع مسجد کے خطیب ہیں وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر بھی ہیں۔ آپ کی نگرانی میں عرصہ دراز سے مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ چنانچہ امسال ۶ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا حافظ محمد اللہ سینیٹر، مجلس کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کیا، جبکہ مولانا قاری زاہد اقبال، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا عبدالباقی، مولانا پیر جی عبدالحفیظ، مفتی محمد عثمان، ڈاکٹر محمد یحییٰ اور دیگر علاقائی علماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ امیر محترم مولانا محمد ارشاد مدظلہ ضعف وعلالت کے باوجود وہیل چیئر پر بیٹھ کا کافی دیر کانفرنس کی کارروائی سماعت فرماتے رہے۔ مولانا شاہد عمران عارفی نے اپنی خوبصورت آواز میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ مقررین نے اس عہد کی تجدید کی کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

استخارہ سنت کے مطابق کیجئے

(آخری قسط)

مولانا محمد عمر انور، استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۵- ہم گناہ گار ہیں، استخارہ کیسے کریں؟:

انسان کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، بندہ تو اللہ ہی کا ہے اور جب بندہ اللہ سے مانگے گا تو جواب ضرور آئے گا، جس ذات کا یہ فرمان ہو کہ "ادعونی استجب لکم" مجھ سے مانگو میں دعا قبول کروں گا۔ تو یہ اس عظیم و کبیر ذات کے ساتھ بدگمانی ہے، وہ ذات تو ایسی ہے کہ شیطان جب جنت سے نکالا جارہا ہے راندہ درگاہ کیا جارہا ہے تو اس وقت شیطان نے دعا کی، اللہ نے اس کی دعا کو قبول فرمایا، جو شیطان کی دعا قبول کررہا ہے کیا وہ ہم گناہ گاروں کی دعا قبول نہ کرے گا اور جب کوئی استخارہ رسول اللہ کی اتباع سنت کے طور پر کرے گا تو یہ ممکن نہیں کہ اللہ دعا نہ سنے بلکہ ضرور سنے گا اور خیر کو مقدر فرمائے گا، اللہ کی بارگاہ میں سب کی دعائیں سنی جاتی ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ گناہوں سے بچنا چاہئے تاکہ دعا جلد قبول ہو۔

لوگوں میں بکثرت یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ گناہ گار استخارہ نہیں کرسکتے، یہ دو وجہ سے باطل اور غلط ہے:

۱- پہلی وجہ یہ کہ گناہوں سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے، مسلمان ہو کر کیوں گناہ گار ہیں؟ گناہ صادر ہوگیا تو صدق دل سے توبہ کرلیجیے، بس گناہوں سے پاک ہوگئے، گناہ گار نہ رہے، نیک لوگوں کے زمرے میں شامل ہوگئے، توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے پاک کردیا، اب اللہ کی اس رحمت کی قدر کریں اور آئندہ جان بوجھ کر گناہ نہ کریں۔

۲- دوسری وجہ یہ کہ استخارہ کے لئے شریعت نے تو کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ استخارہ گناہ گار انسان نہ کرے، کوئی ولی اللہ کرے، جو شرط شریعت نے نہیں لگائی آپ اپنی طرف سے اس شرط کو کیوں بڑھاتے ہیں؟ شریعت کی طرف سے تو صرف یہ حکم ہے کہ جس کی حاجت ہو وہ استخارہ کرے خواہ وہ گناہ گار ہو یا نیک، جیسا بھی ہو خود کرے، عوام یہ کہتے ہیں کہ استخارہ کرنا بزرگوں کا کام ہے تو بزرگ حضرات بھی سمجھنے لگے کہ ہاں! یہ صحیح کہہ رہے ہیں، استخارہ کرنا ہمارا ہی کام ہے، عوام کا کام نہیں، عوام کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی بجائے خود غلطی میں شریک ہوگئے، ان کے پاس جو بھی چلا جائے یہ پہلے سے تیار بیٹھے ہیں کہ ہاں لائیں! آپ کا استخارہ ہم "نکال دیں گے" اور استخارہ کرنے کو "استخارہ نکالنا" کہتے ہیں، یاد رکھیں یہ ایک غلط روش ہے اور اس غلط روش کی اصلاح ضروری ہے۔

۶- استخارہ کے ذریعہ گزشتہ یا آئندہ کا کوئی واقعہ معلوم کرنا:

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے مصلحت یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو خاص دعا پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس کے دل میں جو بات عزم اور پختگی کے ساتھ آئے اسی میں خیر سمجھے، استخارہ کا مقصد تردد اور شک ختم کرنا ہے نہ کہ آئندہ کسی واقعے کو معلوم کرلینا۔

بعض لوگ استخارہ کی یہ غرض بتلاتے ہیں کہ اس سے گزشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ یا آئندہ ہونے والا واقعہ معلوم ہوجاتا ہے، سو استخارہ شریعت میں اس غرض سے منقول نہیں، بلکہ وہ تو محض کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا تردد اور شک دور کرنے کے لئے ہے، نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لئے، بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ اور نتیجے پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔" (اغلاط العوام)

۷- استخارہ کے ذریعے چور کا پتہ یا خواب میں کوئی بات معلوم کرنا:

یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح استخارہ سے گذشتہ زمانے میں پیش آنے والا کوئی واقعہ نہیں پتہ چل سکتا بالکل اسی طرح آئندہ پیش آنے والا واقعہ کہ فلاں بات یوں ہوگی معلوم نہیں کیا جاسکتا اور اگر کوئی استخارہ

> **استخارہ اس شخص کے لئے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہوجاتا ہے اور وہ شخص اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے**

کو اس غرض کے لئے سمجھے ہوئے ہے تو وہ اپنے غلط خیال کی اصلاح کرے کہ یہ بالکل باطل اعتقاد ہے، مثلاً کسی کے ہاں چوری ہو جائے تو اس غرض کے لئے کہ چور کا پتہ معلوم ہو جائے استخارہ کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ مفید ہے۔

اور بعض بزرگوں سے جو اس قسم کے بعض استخارے منقول ہیں جس سے کوئی واقعۃً، صراحتاً یا اشارتاً خواب میں نظر آ جائے، سو وہ استخارہ نہیں ہے بلکہ خواب نظر آنے کا عمل ہے، پھر اس کا یہ اثر بھی لازمی نہیں، خواب بھی نظر آتا ہے اور کبھی نہیں اور اگر خواب نظر آ بھی گیا تو محتاج تعبیر ہے، اگرچہ صراحت کے ساتھ نظر آئے پھر تعبیر جو ہوگی وہ بھی ظنی ہوگی یقینی نہیں، اس میں اتنے شبہات ہیں پس اس کو استخارہ کہنا یا مجاز ہے اگر ان بزرگوں سے یہ نام منقول ہے، ورنہ اغلاط عامہ میں سے ہے۔ (اصلاح انقلاب امت)

۸- استخارہ کام کے ارادہ سے پہلے ہو:

استخارہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ ارادہ ابھی کر لو پھر برائے نام استخارہ بھی کر لو، استخارہ تو ارادہ سے پہلے کرنا چاہئے تاکہ ایک طرف قلب کو سکون پیدا ہو جائے، اس میں لوگ بڑی غلطی کرتے ہیں، استخارہ اس شخص کے لئے مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات ذہن میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں دل اسی جانب مائل ہو جاتا ہے اور وہ شخص اس غلط فہمی کا شکار رہتا ہے کہ یہ بات استخارہ سے معلوم ہوئی ہے۔

۹- استخارہ صرف جائز کاموں میں ہے:

ایک بات یہ بھی سمجھ لینی چاہئے کہ استخارہ کا محل مباحات ہے، جو مباح یعنی جائز کام ہیں ان میں استخارہ کرنا چاہئے، جو چیزیں اللہ نے فرض کر دی ہیں یا واجبات اور سنن مؤکدہ ہیں ان میں استخارے کی حاجت نہیں۔

اسی طرح جن کاموں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام اور ناجائز کر دیا ہے ان میں بھی استخارہ نہیں ہے، مثلاً کوئی آدمی استخارہ کرے کہ نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ روزہ رکھوں یا نہ رکھوں؟ تو یہاں استخارہ نہیں، یہ کام تو اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے، یا کوئی شخص اس بارے میں استخارہ کرے کہ شراب پیوں یا نہ پیوں، رشوت لوں کہ نہ لوں، ویڈیو فلموں کا کاروبار کروں نہ کروں، سودی معاملہ کروں یا نہ کروں تو ان سب منہیات میں بھی استخارہ نہیں کیا جائے گا، بلکہ یہ سب تو حرام ہیں، استخارہ ان چیزوں میں کیا جائے جو جائز امور ہیں، رزق حلال کے حاصل کرنے اور کسب معاش کے لئے استخارے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو فریضہ ہے استخارہ اس میں کیا جائے کہ رزق حلال کے حصول کے لئے ملازمت کروں یا تجارت کروں؟ تجارت کپڑے کی کی جائے یا اشیائے خورد و نوش کی؟ اب یہاں استخارہ کی ضرورت ہے، اسی طرح اگر حج کے لئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں؟ بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں؟

رشتوں کے لئے استخارہ:

رشتہ کا معاملہ عام معاملات سے الگ ہے، یہ صرف اولاد کا کام نہیں بلکہ والدین کا کام بھی ہے، صحیح رشتہ کا انتخاب والدین ہی کر سکتے ہیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے اور ان کو مستقبل کے حوالے سے سوچنا پڑتا ہے کہ کہاں رشتہ کریں؟ اس لئے بہتر یہ ہے کہ جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہے وہ خود بھی استخارہ کر لیں اور اگر ان کے والدین زندہ ہوں تو وہ بھی کر لیں۔

استخارہ ہر مشکل، پریشانی اور فتنے سے بچاؤ کا حل:

محدث العصر حضرت بنوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”دور حاضر میں امت کا شیرازہ جس بری طرح سے بکھر گیا ہے، مستقبل قریب میں اس کی شیرازہ بندی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا، جب استشارے کا راستہ بند ہو گیا تو اب صرف استخارہ کا راستہ ہی باقی رہ گیا ہے، حدیث شریف میں تو فرمایا تھا:

ترجمہ: ”جو استخارہ کرے گا خائب و خاسر (ناکام اور نقصان اٹھانے والا) نہ ہوگا اور جو مشورہ کرے گا وہ پشیمان شرمندہ نہ ہوگا۔“

عوام کے لئے یہی دستور العمل ہے کہ اگر کوئی ان فتنوں میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتا تو مسنون استخارہ کر کے عمل کرے اور امید ہے کہ استخارہ کے بعد اس کا قدم صحیح ہوگا، مسنون استخارہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان جب کسی امر میں متحیر اور متردد ہوتا ہے اور کوئی واضح اور صاف پہلو نظر نہیں آتا، اس کا علم رہنمائی سے قاصر اور اس کی طاقت بہتر کام کرنے سے عاجز تو حق تعالیٰ کی بارگاہ رحمت والطاف میں التجا کرتا ہے اور حق تعالیٰ کی بارگاہ سے دعا، توکل تفویض اور تسلیم و رضا بالقضاء کے راستوں سے کرتا ہے کہ وہ اس کی دستگیری اور رہنمائی فرمائے، بہتر صورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔“

(دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج)

استخارہ کے خود ساختہ طریقے اور ان کے مفاسد:

اس زمانے کے مسلمانوں نے استخارہ کے کئی ایسے طریقے خود گھڑ لئے ہیں جن کا طریقہ مسنونہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو استخارہ کا طریقہ بیان فرمایا درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعے بندوں تک پہنچایا مگر بندوں نے یہ قدر کی کہ اسے پس پشت ڈال کر اپنی طرف سے کئی طریقے ایجاد کر لئے، اللہ تعالیٰ نے جو استخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی اپنی

امت کو سکھایا اور ایسے اہتمام سے سکھایا جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ مگر آج کے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فرمائے ہوئے طریقے کے مقابلے میں اپنی پسند کے مختلف طریقے گھڑ لئے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر اعتماد نہیں، تو وہ تمام طریقے مسنون نہیں ہے، کوئی تکیہ کے نیچے رکھنے کا ہے، کوئی سر کے گھوم جانے کا ہے، کوئی تسبیح پر پڑھنے کا ہے وغیرہ وغیرہ، اس میں سے کوئی سنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ ان طریقوں میں تو ایک گونہ خطرے کا اندیشہ ہے، رسول اللہ کا سنت طریقہ چھوڑ کر دوسرے طریقے اختیار کرنا پتہ نہیں اللہ کو پسند بھی ہو یا نہ ہو۔

وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں استخارے کا ایک اور مسنون طریقہ:

سنت استخارے کا ایک تفصیلی طریقہ تو وہ ہوا جس کو ماقبل میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا لیکن قربان جائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی کمی اور فوری فیصلے کی صورت میں بھی ایک مختصر سا استخارہ تجویز فرما دیا تاکہ استخارے سے محرومی نہ ہو جائے، اس سے قبل استخارہ کا جو مسنون طریقہ عرض کیا گیا، یہ تو اس وقت ہے جب آدمی کو استخارہ کرنے کی مہلت اور موقع ہو، اس وقت تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر وہ استخارہ کی مسنون دعا کرے، لیکن بسا اوقات انسان کو اتنی جلدی اور فوری فیصلہ کرنا پڑتا ہے، دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے کا موقع ہی نہیں ہوتا، اس لئے کہ اچانک کوئی کام سامنے آ گیا اور فوراً اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا ہے، اتنا وقت ہے نہیں کہ دو رکعت نفل پڑھ کر استخارہ کیا جائے تو ایسے موقع کے لئے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا تلقین فرمائی، وہ یہ ہے:

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لئے آپ پسند فرما دیجئے کہ مجھے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے، بس یہ دعا پڑھ لے، اس کے علاوہ ایک اور دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے۔“

وہ یہ ہے:

”اے اللہ! میری صحیح ہدایت فرمایئے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھئے۔“ (صحیح مسلم)

اسی طرح ایک اور مسنون دعا ہے:

ترجمہ: ”اے اللہ! جو صحیح راستہ ہے وہ میرے دل پر القا فرما دیجئے، ان دعاؤں میں سے جو دعا یاد آ جائے اس کو اسی وقت پڑھ لے اور اگر عربی میں دعا یاد نہ آئے تو اردو ہی میں دعا کر لو کہ اے اللہ! مجھے یہ کشمکش پیش آئی ہے، آپ مجھے صحیح راستہ دکھا دیجئے، اگر زبان سے نہ کہہ سکو تو دل ہی میں اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ یا اللہ! یہ مشکل اور یہ پریشانی پیش آ گئی ہے، آپ صحیح راستے پر ڈال دیجئے جو راستہ آپ کی رضا کے مطابق ہو اور جس میں میرے لئے خیر ہو۔“ (ترمذی)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کا ساری عمر یہ معمول رہا کہ جب بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس میں فوری فیصلہ کرنا ہوتا کہ یہ دو راستے ہیں ان میں سے ایک راستے کو اختیار کرنا ہے تو آپ اس وقت چند لمحوں کے لئے آنکھ بند کر لیتے، اب جو شخص آپ کی عادت سے واقف نہیں اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ آنکھ بند کر کے کیا کام ہو رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ آنکھ بند کر کے ذرا سی دیر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیتے کہ یا اللہ! میرے سامنے یہ کشمکش کی بات پیش آ گئی ہے، میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا فیصلہ کروں، آپ میرے دل میں وہ بات ڈال دیجئے جو آپ کے نزدیک بہتر ہو، بس دل ہی دل میں یہ چھوٹا سا اور مختصر سا استخارہ ہو گیا۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرماتے ہیں، اس لئے کہ تمہیں اس کا اندازہ نہیں کہ تم نے ایک لمحہ کے اندر کیا سے کیا کر لیا، یعنی اس ایک لمحے کے اندر تم نے اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لیا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیا، اللہ تعالیٰ سے خیر مانگ لی اور اپنے لئے صحیح راستہ طلب کر لیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تمہیں صحیح راستہ مل گیا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اجر بھی مل گیا اور دعا کرنے کا بھی اجر و ثواب مل گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو بہت پسند فرماتے ہیں کہ بندہ ایسے مواقع پر مجھ سے رجوع کرتا ہے اور اس پر خاص اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں، اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے، صبح سے لے کر شام تک نہ جانے کتنے واقعات ایسے پیش آتے ہیں جس میں آدمی کو کوئی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یہ کام کروں یا نہ کروں، اس وقت فوراً ایک لمحہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کر لو، یا اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دیجئے جو آپ کی رضا کے مطابق ہو۔ (اصلاحی خطبات)

الغرض استخارہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنے اور بھلائی طلب کرنے کا مسنون ذریعہ ہے، لہٰذا اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی وہی اصل شکل اور روح برقرار رہے جو شریعت اسلام نے واضح فرمائی ہے، محض سنی سنائی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے حضرات علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح معنی میں سمجھ، اس پر عمل کرنے والا اور عملاً اس کو روئے زمین پر قائم کرنے والا بنائے۔ آمین۔ ☆☆☆

ناموس رسالت کا فیصلہ!

مفتی منیب الرحمٰن، چیئرمین ہلال کمیٹی اسلام آباد

عزت مآب جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ناموس رسالت کے عنوان سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر ایک پٹیشن کا تفصیلی فیصلہ لکھا ہے اور ہم بحیثیت مجموعی اس کی تحسین کرتے ہیں۔ اس کی شق نمبر 24 کے بعض مندرجات اگرچہ نہایت اطمینان بخش ہیں، لیکن بصد ادب ہماری چند گزارشات ہیں۔ قارئین کرام پہلے مذکورہ فیصلے کی شق نمبر 24 کو من و عن پڑھ لیں:

"24 (الف): چند نامور دانشور یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مسلمان اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کٹ مرنے اور تختہ دار پر چڑھنے کے لئے کیوں تیار رہتے ہیں۔ مسلمان کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کا تعارف اور اس کی ہستی کے ہونے کی دلیل آپؐ نے دی، تو اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے ایمان و یقین پیدا ہوا۔ اسی طرح قرآن کریم، جو مختلف اوقات میں نبی مہربان کے قلب اطہر پر وحی کی صورت میں نازل ہوتا تھا اور آپؐ اس کی تلاوت فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سناتے تھے، پر اللہ کا کلام ہونے کا یقین اور ایمان اس لئے پیدا ہوا کہ آپؐ نے گواہی دی کہ یہ کلام اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا۔ آج ہم قرآن کریم کو جس کتابی صورت میں دیکھتے ہیں، یہ ہرگز اس شکل میں نازل نہیں ہوا تھا۔ اس پہلو پہ غور کرنے سے عاقبت نا اندیش ملحدوں اور کم ظرف دانشوروں کو جواب مل جانا چاہئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ہستی اور قرآن مجید کا الہامی کتاب ہونا نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی کا ثمر ہے۔

(ب) ایسے ہی افراد پر مشتمل ایک مخصوص طبقہ کئی دہائیوں سے توہین رسالت کے قانون پر برانگیختہ ہے اور قانون پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے ایک دلیل پیش کرتا ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے، لہٰذا اس قانون کو ختم کر دینا چاہئے۔ یہاں قابل غور امر یہ ہے کہ کیا کسی قانون کے غلط استعمال کی وجہ سے اس کا صحیح استعمال بھی روک دینا چاہئے یا غلط استعمال کے اسباب کو دور کرنا چاہئے؟ یقیناً ایک عام فہم آدمی بھی یہی رائے قائم کرے گا کہ غلط استعمال کے اسباب دور ہونے چاہئیں نہ کہ قانون۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں آج تک توہین رسالت کے جرم کے ارتکاب کے نتیجے میں کسی بھی مسلم یا غیر مسلم کی سزائے موت پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

(ج) پاکستانی معاشرہ کی ساخت اس نوعیت کی ہے کہ یہاں خاندانی دشمنیاں کئی نسلوں تک چلتی ہیں اور قتل اور بدلہ ایک عمومی کارروائی تصور ہوتی ہے اور اگر معاملہ قانونی کارروائی کی طرف جائے تو بے گناہ افراد کو بھی مقدمہ میں ملوث کرنا لازمی شرط ہے۔ یہ عمل صدیوں سے جاری ہے لیکن قانون کے اس غلط استعمال پر نہ کبھی کوئی نوحہ کناں ہوا اور نہ ہی معترض، محض قانون توہین رسالت پر تنقید اور ہرزہ سرائی نیک نیتی کو ظاہر نہیں کرتی۔ عدالت اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ بعض عناصر اپنے ذاتی مذموم مقاصد کے حصول کے لئے اور اپنے مخالف کو عامۃ الناس کے غصے اور غضب کا نشانہ بنوانے اور قانون کے شکنجے میں پھانسنے کے لئے توہین رسالت کا جھوٹا الزام بھی عائد کر دیتے ہیں۔ اس سے ملزم اور اس کا خاندان نفرت کی علامت، لائق معاشرتی قطع تعلق اور قانونی کارروائی کے تحت واجب سزا تصور ہوتا ہے، گو ایسے واقعات بہت ہی محدود تعداد میں ہیں، لیکن توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانا کسی جرم کی غلط اطلاع دینے اور دفعہ 182 مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت سزاوار عمل نہیں ہے، بلکہ یہ از خود ایک سنگین جرم ہے جو کہ الزام لگانے والا کسی بے گناہ فرد سے توہین رسالت کے الفاظ، حرکات یا عمل منسوب کر کے، کم از کم خود اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لئے غلط استعمال روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ توہین رسالت کا لگایا گیا الزام غلط ثابت ہونے پر الزام لگانے والے کو وہ سزا دی جائے جو کہ توہین رسالت کے قانون کی صورت میں موجود ہے۔ اس لئے یہ معاملہ مقننہ کے پاس لے کر جانا ضروری ہے تاکہ ضروری قانون سازی کی جا سکے۔"

پیراگراف (ب) میں آپ نے پڑھ لیا کہ اس میں عاقبت نا اندیش ملحدین اور کم ظرف دانش وروں کا ذکر کیا گیا ہے جو چاہتے ہیں کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کے غلط استعمال کی آڑ میں اس قانون کو ختم کرا دیں۔

پیراگراف (ج) میں جج صاحب غلط استعمال کے اسباب کا تذکرہ کرتے ہیں اور آخر میں جو حل تجویز کرتے ہیں، اسے ''اس لئے غلط استعمال'' سے لے کر آخر تک پڑھ لیں۔

اس حل سے ہمیں اختلاف ہے اور یہ رائے کوئی نئی نہیں ہے، اسے قانون تحفظ ناموس رسالت کو بے اثر بنانے والے دانشور اکثر پیش کرتے رہتے ہیں۔ اس رائے پر عمل درآمد کے بعد یہ قانون ''پاکستان پینل کوڈ'' کی زینت تو بنا رہے گا، لیکن عملی نفاذ کے اعزاز سے محروم رہے گا۔ اس کی مثال اس شیر کی سی ہوگی کہ جس کے دانت اور پنجوں کے ناخن جڑ سے نکال دیئے جائیں، تو پھر شیر اور بھیڑ میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں آئین سمیت دیگر قوانین کا استعمال بالکل ٹھیک ہورہا ہے، آئین کو منسوخ یا معطل کیا جاتا رہا، بے اثر بنایا گیا تو کیا اب ہمیں آئین کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا آئے دن عدالتوں میں جھوٹی اور مشتبہ شہادتیں نہیں دی جاتیں، کیا اس کی پاداش میں اُن گواہوں کو سزائیں دی جاتی ہیں؟

فرض کیجئے! دو گواہوں نے عدالت میں گواہی دی کہ فلاں شخص نے ہمارے سامنے فلاں شخص کو قتل کیا ہے اور وہ گواہی جھوٹی ثابت ہوجاتی ہے، تو کیا ان دونوں گواہوں کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ بار بار صرف قانون تحفظ ناموس رسالت کے لئے یہ اصول تجویز کیا جاتا ہے کہ اہانت رسول کے مرتکب شخص کے خلاف جس نے گواہی دی ہے، اگر اس کی گواہی جھوٹی نکلتی ہے تو اسے اہانت رسول کی سزا دے دی جائے۔ ہمارے دیہی معاشرے میں تو آئے دن ایسا ہوتا ہے کہ جس خاندان کا کوئی فرد قتل ہوا ہے، وہ حقیقی قاتل کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں کراتا، بلکہ اس خاندان کے سب سے طاقتور اور بااثر شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کراتا ہے تاکہ پورا خاندان اپنے سرپرست سے محروم ہوجائے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ فرض کریں: قتل کی چشم دید گواہی دینے والوں کی گواہی وکلا کی ماہرانہ جرح کے سبب عدالت کے معیار پر پوری نہ اتری، پھر اُسے رد کردیا گیا اور مجرم چھوٹ گیا، تو کیا اب ان سچے گواہوں کو محض عدالتی معیار پر گواہی کے قبول نہ ہونے پر سولی چڑھا دیا جائے گا۔ خدارا! انصاف کیجئے! ایسے لوگ ہم نے علماء کے بھیس میں بھی دیکھے ہیں، جن کے نام یورو اور ڈالر جرمنی اور امریکا کی ویب سائٹس پر موجود ہیں اور جو بظاہر بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرتے ہیں کہ قیامت تک کوئی جرأت نہیں کرسکتا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کو کوئی تبدیل کرے، مگر جھوٹے الزام لگانے والے کو وہی سزا دی جائے جو توہین رسالت کی ہے اور یہی بات جج صاحب نے لکھی ہے، یہ کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے، کیونکہ یہ قانون تحفظ ناموس رسالت کو بے اثر بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے کسی مفروضہ قانون کے ہوتے ہوئے کوئی اپنی کھلی آنکھوں سے رسالت مآب، قرآن کریم اور شعائر دین کی توہین ہوتے ہوئے دیکھے، تب بھی ایف آئی آر درج کرانے اور عدالت میں گواہی دینے سے اجتناب کرے گا کہ کہیں وکلا کی حجت بازیوں کے سبب کل عدالت اسے ہی سزائے موت کا حق دار قرار نہ دے دے۔

اس کے لئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 182 پہلے سے موجود ہے، اس میں درج ہے:

''ایسی صورت میں کہ ایک شخص نے جان بوجھ کر کسی کے خلاف غلط مقدمہ دائر کیا ہے، اسے چھ ماہ قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ یہ جرم ''قابلِ دست اندازیٔ پولیس'' نہیں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس از خود دفعہ 182 کا مقدمہ درج نہیں کرسکتی۔ عدالت کے سامنے پولیس یا کسی شخص کی شکایت کی صورت میں عدالت اس کا حکم دے گی۔''

کوئی ہمیں بتائے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک تعزیرات پاکستان کی اس دفعہ کا اطلاق مختلف مقدمات میں گواہی دینے والے کتنے لوگوں پر کیا گیا ہے؟ مزید یہ کہ اس دفعہ میں ''جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دینے'' کی کڑی شرط ہے۔ اگر اس دفعہ کا بھی اطلاق کرنا ہو تو پھر ملک بھر میں چلنے والے تمام مقدمات پر کرنا پڑے گا، مسلمان قانون تحفظِ ناموسِ رسالت کے بارے میں جانبدارانہ قانون کو کسی

جوڑوں کے دردوں سے مکمل نجات

پرانے سے پرانا جوڑوں کا گنٹھیا، کمر، پٹھوں، ٹانگ، ایڑی کے علاوہ ہر قسم کے دردوں سے مکمل نجات پائیں اور امراض معدہ کا جڑ سے مکمل خاتمہ، پوری عمر کے لئے

قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ

☆......نو سائیڈ ایفیکٹ ☆......گارنٹی

حکیم قاری ظفر اقبال، نزد حبیب بینک مانانوالہ شیخوپورہ

سیل: 0335-5150317

صورت میں قبول نہیں کریں گے۔

قرآن کریم کی رُو سے صرف زنا ایسا جرم ہے کہ کوئی کسی پر الزام لگائے یا عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور پھر چار چشم دید گواہوں سے وہ الزام ثابت نہ کر سکے، تو پھر الزام لگانے والے پر حدِّ قذف جاری کی جائے گی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں، پھر (اس کے ثبوت کے لئے) چار (چشم دید) گواہ پیش نہ کر سکیں، تو تم ان کو اسّی کوڑے مارو اور (آئندہ) ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی لوگ فاسق ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں، تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔“ (النور:4-5)

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کو ایک عام مسلمان کی ناموس اس قدر عزیز ہے کہ قطعی ثبوت کے بغیر تہمت زنا کی ممانعت ہے، اس کا معیار ثبوت بھی دیگر تمام جرائم سے زیادہ ہے اور زنا کی جھوٹی تہمت لگانے پر قرآن کریم میں اسّی کوڑوں کی حد مقرر ہے، جسے کوئی سربراہ حکومت بھی ساقط یا معاف نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ اس پر اجماع ہے کہ آیت نمبر 5 میں توبہ کی صورت میں جو استثنا ہے، وہ صرف حکم فسق سے برأت تک محدود ہے، پس اگر کوئی شخص کسی پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے کے بعد اس سے رجوع بھی کرنا چاہے، تو پھر بھی اُسے اسّی کوڑے مارے جائیں گے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک توبہ کے بعد بھی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ یہ مسئلہ آیتِ قذف اور سنن ابن ماجہ (حدیث:2366) سے ثابت ہے۔ جب اسلام میں ایک عام مسلمان کی ناموس حرمت کی حقدار ہے، تو اللہ تعالیٰ، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن کریم اور شعائر دین کی ناموس کی تقدیس کا آپ خود تصور کر سکتے ہیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی،۲۲؍اکتوبر۲۰۱۷ء)

قاری زاہد اقبالؒ کی رحلت......... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

قاری زاہد اقبالؒ سے چالیس سال سے پہلے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں ملاقات ہوئی۔ موصوف جامعہ میں ابتدائی کتابیں پڑھتے تھے جبکہ راقم نے موقوف علیہ اور دورۂ حدیث شریف جامعہ باب العلوم سے کیا۔ جامعہ سے فراغت کے بعد راقم مجلس میں رحیم یار خان کے لئے مبلغ مقرر کیا گیا۔ قاری زاہد اقبالؒ کی شادی رحیم یار خان میں ہوئی تو قاری صاحب جب بھی سسرال تشریف لاتے ملاقات ہو جاتی۔ راقم رحیم یار خانؒ سے بہاول پور اور بعد ازاں لاہور میں تبدیل ہو کر آیا تو موصوف جامعہ مدنیہ کریم پارک میں استاذ تھے اور سمن آباد کے علاقہ میں ایک مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ مجلس کی ممبر سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور مجلس کی مرکزی عمومی اور مقامی شوریٰ کے ممبر بنائے گئے اور مجلس کے تمام اجلاسوں میں شرکت فرماتے۔ لاہور سے آبائی علاقہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں واپس چلے گئے موصوف کے والد مرحوم نے ان دنوں غلہ منڈی میں آڑھت کی دکان بنائی اور آپ کی وجہ سے دکان کا بالائی حصہ مجلس کا دفتر بنا لیا گیا۔ مولانا عبدالخالق رحمانی ان دنوں مجلس کے ڈویژنل (ساہیوال، پاکپتن) مبلغ تھے جب چیچہ وطنی تشریف لاتے تو غلہ منڈی کا دفتر ان کا ہیڈ کوارٹر ہوتا۔ بندہ بھی کئی مرتبہ اس دفتر میں حاضر ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے اور کافی عرصہ سے اس منصب پر فائز چلے آ رہے تھے۔ مولانا عبدالخالقؒ (والد محترم عزیز الرحمٰن رحمانی، سرکولیشن منیجر ماہنامہ لولاک ملتان) کے بعد مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ بن کر آئے تو موصوف ناظم اعلیٰ کے عہدہ پر برقرار تھے جبکہ امیر حضرت مولانا محمد ارشاد مدظلہ منتخب ہوئے۔ حضرت موصوف مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی کے خطیب ہیں۔

قاری صاحب چیچہ وطنی آ کر بنات کے ایک مدرسہ کے استاذ الحدیث مقرر ہوئے۔ غالباً بخاری شریف بھی کئی سال سے پڑھاتے چلے آ رہے تھے۔ بنات کو عقیدۂ ختم نبوت سے روشناس کرانے کے لئے ہر سال کئی کئی دن کے ختم نبوت کے کورس رکھتے جن میں کئی ایک کورسز میں بندہ کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز ہر سال چیچہ وطنی میں ان کی نگرانی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امسال ۲۶؍اکتوبر کو کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ان سے اسٹیج پر ملاقات ہوئی جو آخری ثابت ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، رحیم یار خان کے مبلغ فاضل نوجوان مولانا مفتی محمد راشد زید مجدہ اور راقم نے مجلس کی طرف سے شرکت وخطاب کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما سینیٹر حافظ حمد اللہ مدظلہ کا آخری خطاب ہوا۔ نعتیہ کلام مشہور ثناخواں مولانا شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ ہر سال چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں نہ صرف شرکت فرماتے بلکہ اپنے بڑے بھائی مولانا مفتی ظفر اقبال حفظہ اللہ کے ساتھ مل کر مہمانانِ خصوصی کے خورد ونوش کا انتظام والصرام کرتے۔ شوگر کا مرض کافی عرصہ سے چلا آ رہا تھا۔ ۱۲؍اکتوبر بروز جمعرات علی الصبح شوگر لو ہوگئی اور موصوف تقریباً ۵۳ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ کی امامت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کرائی، جبکہ جنازہ میں حضرت صاحبزادہ عزیز احمد سمیت سینکڑوں سے متجاوز حضرات نے شرکت کی۔ تدفین میں مولانا اللہ وسایا، مولانا ظفر احمد قاسم، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی شریک ہوئے اور انہیں چیچہ وطنی کے مرکزی قبرستان کے جدید حصہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ وبرد مضجعہ۔ (آمین یا الٰہ العالمین)

توہین رسالت قانون میں ترمیم یا تبدیلی کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا: مفتی شہاب الدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام پہلی سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں خطاب

لوئر دیر (محسن محمود مبارکزئی) عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین اسلام کی بلند و بالا عمارت قائم ہے۔قرآن پاک میں 100 سے زائد آیات مبارکہ اور 210 احادیث نبویہ اس عقیدہ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے مختلف تحریکیں چلیں۔جس میں 1953ء اور 1974ء کی تحریکیں نمایاں شان رکھتی ہیں۔جس میں ہزاروں سرفروشان اسلام نے جان کا نذرانہ دیکر گلشن ختم نبوت کی آبیاری کی۔اس سلسلے میں 7ر ستمبر 1974ء کا دن امت مسلمہ کے لئے عموماً اور مملکت خداداد پاکستان کے لئے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

ہر سال جب ستمبر کا مہینہ آتا ہے تو سرزمین پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے تجدید نو کے لئے کانفرنسز کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ملک کے کونوں کونوں میں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کی تنظیم نے بھی اس عظیم مشن میں حصہ ڈالنے کے لئے اجلاس طلب کیا اور ضلعی سطح پر پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔کانفرنس کی کامیابی کے لئے 17 کمیٹیاں بنائی گئیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل بلامبٹ کے امیر مفتی عمر حبیب کو پنڈال کی نگرانی،عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے ناظم اطلاعات محسن محمود مبارکزئی کو میڈیا اور انتظامیہ کے شعبے دیئے گئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے ضلعی امیر مولانا عمران خان کو استقبالیہ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تیمرگرہ کے امیر مولانا حاجی محمد کو سیکیورٹی کے انتظامات سونپ دیئے گئے۔کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے لوئر دیر کی تمام تحصیل اور یونین کونسل سطح پر پروگرامات کا انعقاد کیا گیا۔جس کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے کی۔14اکتوبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل اودیزئی کی تنظیم نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ختم نبوت زندہ باد ریلی نکالی جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل اودیزئی کے امیر مولانا رشید خان حقانی نے کی۔جبکہ تحصیل بلامبٹ اور تحصیل تیمرگرہ کی مشترکہ ختم نبوت زندہ باد ریلی مولانا حاجی محمد اور مفتی عمر حبیب کی قیادت میں ضلعی ہیڈکوارٹر تیمرگرہ میں نکالی گئی۔جس میں سینکڑوں عشاق ختم نبوت نے شرکت کی۔جس نے ضلعی کانفرنس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔

15ر اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام پہلی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا،جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی،کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی ترجمان محسن محمود مبارکزئی نے ادا کئے۔مقررین نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ختم نبوت کانفرنس میں مرکزی،صوبائی اور ضلعی قائدین سمیت لوئر دیر کے تمام سیاسی،سماجی حلقوں،وکلاء برادری،سول سوسائٹی اور مذہبی راہنماؤں نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت قانون میں ترمیم یا تبدیلی کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔قادیانی اس وقت ملک کے لئے زہر قاتل ہیں اور ملک میں انارکی پھیلا رہے ہیں۔قادیانیوں کی ناپاک چالوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ منکرین ختم نبوت،ملک وملت کے غدار اور پاکستان کے لئے سیکورٹی رسک ہیں۔اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور فارغ کیا جائے۔حکومت ان کی منفی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔تحفظ ختم نبوت کے لئے آئین کے مطابق جدوجہد جاری رکھیں گے۔ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر

عمل درآمد کیا جائے تا کہ قادیانیوں کے منفی عزائم کا بروقت اور فوری خاتمہ ہو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان کے امیر قاری اکرام الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی دیمک کی طرح اسلام کو چاٹ رہے ہیں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے صلاحیتیں بروئے کار نہ لا سکے تو دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لوئر دیر کے امیر مولانا عمران خان حقانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب ایک ہیں۔ حکومت آئین اور قانون کے باغیوں کا محاسبہ کرے۔ ملک خداداد پاکستان کے غیور مسلمان آئین اور قانون کے تحفظ کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے مضامین کو شامل کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکے۔ اسمبلی میں حلف نامے میں تبدیلی کے حوالے سے ملوث افراد کو بے نقاب کیا جائے آئین اور قانون پاکستان کی رو سے مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ مفتی عرفان الدین نے قراردادیں پیش کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا فضل وہاب نے مہمانوں، انتظامیہ اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ مداح رسول مولانا عبدالرحمن اور مردان کے معروف نعت خواں نورالامین باچا نے ہدیہ نعت پیش کئے۔ کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے قاضی فضل اللہ روغانی، مولانا زاہد خان، جماعت اسلامی کے حافظ یعقوب خان، پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی صدر سابق وزیر محمود زیب خان، ناظم اطلاعات عالم زیب خان ایڈووکیٹ سمیت عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، مسلم لیگ نون کے راہنماؤں نے شرکت کی۔

حرمت رسول پر کوئی مہم جوئی برداشت نہیں کریں گے

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تاریخ ساز کامیابی نے مرزائیت اور مرزائیت نوازوں کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس بات پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے کہ غلامان رسول، حرمت رسول پر کوئی مہم جوئی برداشت نہیں کریں گے۔ ختم نبوت کا حلف نامہ نکالنے کے ذمہ داروں کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور رانا ثناء اللہ سمیت تمام قادیانیت نواز مسلم لیگیوں کو حکومتی صفوں سے نکالا جائے۔ رانا ثناء اللہ کا وضاحتی بیان بجائے خود اقرار جرم ہے اور اپنے گناہ پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش ہے۔ رانا ثناء اللہ کی وضاحت ناکافی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر سید احمد حسین زید اور مرکزی مبلغ محمد عارف شامی نے کہا کہ قادیانی ملک کے غدار ہیں اور دھوکہ دہی ان کا مذہبی وطیرہ ہے۔ قادیانیوں کی حمایت ملکی مفاد اور مذہبی حمیت کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کوئی مسلمان کسی قسم کی سستی اور غفلت کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ راجہ ظفر الحق انکوائری کمیٹی رپورٹ کو عام کیا جائے اور ذمہ دار عناصر کے خلاف کارروائی کی جائے۔ سود کی حمایت و دفاع اور قادیانیت نوازی کی بدولت ہی مسلم لیگی حکومت ذلت و رسوائی کے موجودہ دور سے گزر رہی ہے۔ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ مسلم لیگی قیادت کو لفظ مسلم کا احترام کرتے ہوئے قادیانیت نوازی ترک کردینی چاہئے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی بابت حکمران ذمہ داری ادا کریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کسی بھی صورت آنے والے الیکشن میں قادیانیت نوازوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت اپنے وعدہ کے مطابق قادیانیوں کے متعلق آئین کی شقوں ۷بی اور ۷سی کو سابق حالت پر بحال کرے۔ قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لئے منعقدہ عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس (مسلم کالونی چناب نگر) نے موجودہ حالات میں ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی بھرپور توجہ حاصل کی ہے اور اس سے قادیانیت اور اس کے عالمی پشت پناہوں کو واضح پیغام مل گیا ہے کیونکہ یہ اجتماع عقیدۂ ختم نبوت کے غیر مشروط تحفظ اور دفاع کے لئے مسلمانان پاکستان کے قلبی احساسات کا ترجمان ہے۔ یہاں سے بلند کی جانے والی آواز، تمام پاکستانی مسلمانوں کے دل کی آواز ہے۔ مقتدر طبقات کو اہل پاکستان کے پرزور مطالبات پر کان دھرنے چاہئیں اور قادیانیت نوازی کے اظہار سے باز آجانا چاہئے۔ ملک میں امتناع قادیانیت کا قانون نافذ ہے مگر اس کے باوجود قادیانی گروہ کی ارتدادی سرگرمیوں کا جاری رہنا، قانون کے عملداری پر بہت بڑا سوالیہ نشان اور خود حکومت کے لئے باعث رسوائی ہے۔ عامۃ المسلمین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آئندہ انتخابات میں چھان پھٹک کر امیدواروں کو ووٹ دیں اور کسی صورت قادیانیوں یا ان کے حمایت یافتہ امیدوار کو اسمبلی تک پہنچنے کے لئے اپنے کندھا فراہم نہ کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ میں ذرا بھی غفلت، مصلحت، مفاہمت اور تساہل مقتدر طبقات کو مہنگی پڑ سکتی ہے۔ اس لئے ختم کی گئی شقوں کو اصلی شکل میں بحال کیا جائے اور قوم کو مزید دھوکا دینے سے گریز کیا جائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۷ء)

خبریں برلب نظر

مولانا شجاع آبادی لاہور کے دورے پر

مولانا عبدالنعیم

جامع مسجد زبیر میں جلسہ: گلشن راوی کے علاقہ کی جامع مسجد زبیر میں ۸/اکتوبر بعد نماز ظہر ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کی عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ نیز بتلایا کہ آئین پاکستان میں چوبیس پچیس ترمیمیں ہوچکی ہیں جو سب متنازعہ ہیں جبکہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہونے والی آئینی ترمیم کے دوران ایک ممبر نے بھی اختلاف نہیں کیا، انہوں نے کہا کہ ہم ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہونے والی آئینی ترمیم کے ایک ایک لفظ کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادیں گے۔

۹/اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد مولانا مسعود احمد بہاولپوری کی دعوت پر مولانا قاری عبدالعزیز اور مولانا شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ۹/اکتوبر عصر کی نماز کے بعد جامعہ احیاء العلوم بند روڈ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور قاری عبدالعزیز کے بیانات ہوئے صدارت مولانا عبدالقیوم نیازی مدظلہ نے کی۔ علماء کرام نے انتخابی اصلاحات کی آڑ میں نامزدگی فارم میں حلفیہ بیان میں لفظ "حلفیہ" حذف کرنے کی پرزور مذمت کی۔ ۹/اکتوبر مغرب کی نماز کے بعد رحیمیہ مسجد میں مولانا شجاع آبادی نے خطاب فرمایا اور انہوں نے اسپیکر قومی اسمبلی کے پارلیمانی لیڈرز کا اجلاس بلاکر ترمیم واپس لینے کا خیر مقدم کیا اور مطالبہ کیا کہ انتخابی اصلاحات میں "حلفیہ" کا لفظ حذف کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ۹/اکتوبر عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد عزیز رشید میں مولانا شجاع آبادی نے قومی اسمبلی کی طرف سے بنائی جانے والی کمیٹی کا خیر مقدم کیا اور پروفیسر محمود الحسن عارف کی عیادت کی۔

۱۳/اکتوبر جمعۃ المبارک کا خطبہ استاذ محترم نے مدنی مسجد کوٹ عبدالمالک میں دیا، جبکہ راقم نے جامع مسجد عثمانیہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔

۱۴/اکتوبر بعد نماز مغرب جامع مسجد مرکزی (تلوار والی) میں استاذ مکرم مولانا شجاع آبادی نے درس دیا۔ درس میں صوبائی وزیر قانون رانا ثناءاللہ کی قادیانیوں کو مسلمان کہنے کی پرزور مذمت کی۔ نیز ان کے وضاحتی بیان کو "عذر گناہ بدتر از گناہ" قرار دیا، کیونکہ رانا صاحب کا بیان نیٹ اور سوشل میڈیا پر موجود ہے جب تک رانا صاحب قوم سے معافی نہیں مانگتے ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

شاہدرہ میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۴/اکتوبر بعد نماز عشاء جامع مسجد قاسمیہ شاہدرہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے جمعیت علماء اسلام کے قائم مقام جنرل سیکریٹری مولانا امجد خان، سرگودھا جمعیت کے امیر مولانا مفتی شاہد مسعود، استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور راقم الحروف عبدالنعیم کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے رانا ثناءاللہ کے بیان، ہوم سیکریٹریٹ پنجاب کی طرف سے ختم نبوت کے بیانات، اشتہار، اسٹیکر، پینافلیکس لگانے اور لٹریچر تقسیم کرنے کی پابندی کی بھرپور مذمت کی اور علماء کرام نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کوئی پابندی قبول نہیں کی جائے گی۔ نعتیہ کلام اسامہ اجمل نے پیش کیا۔

آل پارٹیز ختم نبوت اجلاس: ۱۵/اکتوبر ظہر کی نماز کے بعد مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر آل پارٹیز ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا زاہد الراشدی اور ان کے بعد پیر رضوان نفیس نے کی۔ اجلاس سے مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا زاہد الراشدی، حافظ زبیر احمد ظہیر، حاجی عبداللطیف چیمہ، انجینئر ابتسام الٰہی ظہیر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا احمد علی ثانی، مولانا عبدالستار نیازی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری جمیل الرحمن اختر سمیت کئی ایک حضرات نے خطاب کیا۔ اجلاس میں انتخابی اصلاحات کی آڑ میں حلفیہ بیان ختم کرنے، رانا ثناءاللہ کے قادیانیوں کو مسلمان کہنے، ہوم سیکریٹری کی طرف سے لاہور میں ختم نبوت کے بیانات پر پابندی کی پرزور مذمت کی گئی اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کے لئے مولانا عبدالرؤف فاروقی کی سرکردگی میں کمیٹی قائم کی گئی، جس میں جناب لیاقت بلوچ، مولانا احمد علی ثانی، میاں محمد اویس، حافظ زبیر احمد ظہیر، قاری زوار بہادر شامل ہوں گے جو ہوم سیکریٹری اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ملاقات کرکے اپنے تحفظات اور مطالبات پیش کرے گی۔ ایک قرارداد میں ہوم سیکریٹری سے نوٹیفکیشن واپس لینے کا

مطالبہ کیا گیا۔ نیز رانا ثناء اللہ کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ تینوں مسائل سازش کی ایک کڑی ہیں، جس میں قادیانیوں کو چوردروازے سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے کی سازش کی گئی۔ مقررین نے عہد کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

ٹی اینڈ ٹی کی مسجد میں خطاب: ٹی اینڈ ٹی کی جامع مسجد میں ۱۵؍اکتوبر بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا، جس سے قاری عبدالعزیز، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور راقم نے خطاب کیا۔

جامعہ رحمانیہ جلال پور پیروالا میں تشریف آوری

جامعہ رحمانیہ جلال پور پیر والا کی قدیم دینی درسگاہ ہے جس کی بنیاد ۱۹۶۳ء میں مولانا حسین احمدؒ، حافظ غلام نبیؒ، حاجی اللہ وسایاؒ اور حکیم امیر احمد نے رکھی، قبل ازیں اہل حق کی کوئی موثر دینی درسگاہ نہ تھی، اب تو الحمدللہ! جامعہ موسویہ، جامعہ قادریہ اور کئی ایک ناموں سے دینی ادارے علاقہ میں دین اسلام کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا حسین احمدؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جلالپور میں امیر رہے ان کے بعد حافظ غلام نبی مجلس کے امیر رہے۔ حافظ غلام نبی چند سال پہلے انتقال فرماگئے تو حافظ صاحب کے بعد جامعہ رحمانیہ کے مہتمم مولانا پروفیسر عبدالشکور اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر چلے آرہے ہیں، ہر سال عیدالفطر کے بعد والا جمعہ راقم ان حضرات کے زیر تولیت جامع مسجد ربانی (موچیانوالی بازار) میں جمعۃ المبارک کا ایک خطبہ دیتا ہے۔ ۲؍اکتوبر کو علی پور جاتے ہوئے کچھ دیر جامعہ رحمانیہ میں وقت گزارا، جامعہ کے مہتمم مولانا عبدالشکور کے پوتے کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ نیز جامعہ میں مولانا عبدالرحمن جامی، قاری محمد یوسف نقشبندی، جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا محمد سجاد سے ملاقات ہوئی۔ جامعہ میں بنین وبنات دونوں میں حفظ و ناظرہ کے علاوہ بنات میں دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں اور بنین میں ثانویہ عامہ تک۔ مہتمم جامعہ نے بتلایا کہ بنین وبنات دونوں شعبوں میں ۵۰۰ طلبا اور طالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ مسافر طلبا و طالبات ۱۹۰ کی تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ ہر سال عوام کو بنیادی دینی تعلیمات کے لئے تبلیغی اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں۔ علی پور میں حضرت مولانا نظام الدینؒ فاضل دیوبند نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ علاقہ میں قادیانیوں کا خاصہ اثر ورسوخ تھا۔ مولانا نظام الدینؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور دوسرے مبلغین ختم نبوت کو دعوت دیتے۔ علاقہ میں ان کے کئی کئی روز جلسے، درس، کورس رکھتے۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے بہت سے قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ مولانا کے تبلیغی کارناموں میں ایک اہم کارنامہ عاشورا محرم اور اگلے روز کا سالانہ جلسہ بھی ہے، جس میں موصوف علماء کرام کو بلاتے۔ فضائل اہلبیت، اصحاب رسول اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی سیرت وفضیلت پر مواعظ کا سلسلہ بھی ہے، جو الحمدللہ اب تک جاری و ساری ہے۔ مولانا کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالرحیم زید مجدہ یہ سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہر سال ۱۰، ۱۱ محرم الحرام کو جلسہ منعقد کراتے ہیں۔ علماء کرام کو بلا کر اہلبیت عظام کے فضائل ومناقب پر وعظ کراتے ہیں۔ امسال مجلس میں سے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور راقم الحروف کو دعوت دی۔ مولانا نے عاشورا کے روز ظہر سے عصر تک بیان فرمایا جبکہ ۱۱ محرم الحرام کو عشاء کی نماز کے بعد منعقد ہونے والی نشست سے راقم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن استاذ جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور کے بیانات ہوئے۔ راقم نے فضائل اہلبیت اور فضیلت امام حسین رضی اللہ عنہ پر خطاب کیا اور بتلایا کہ اہلبیت کے دشمن جہاں خارجی ہیں، وہاں قادیانی بڑے گستاخ رسول، اہلبیت رسول اور اصحاب رسول ہیں۔ راقم نے حضرت امام حسینؓ، حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات سے متعلق مرزا قادیانی کے غلیظ حوالہ جات پیش کئے اور قادیانی گستاخوں کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔

چناب نگر میں کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس

۱۸؍اکتوبر صبح کی نماز کے بعد جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس مولانا محمد اکرم طوفانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالحکیم چیچہ وطنی، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد ساجد مظفر گڑھ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا حمزہ لقمان بھکر، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا بدرالاسلام عباسی راولپنڈی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عارف شامی اور مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ نے شرکت کی۔ اجلاس میں کانفرنس کی تیاری کے لئے مبلغین حضرات کے لئے پندرہ حلقے بنائے گئے اور مبلغین کرام اشتہارات، پینافلیکس، اسٹیکرز اٹھا کر اپنے اپنے حلقوں کے لئے روانہ ہوگئے۔ لاہور کی مختلف مساجد، جھنگ، شاہ جیونہ، شاہ تکدر، منگلا چک، سوبھاگ، سلانوالی، سکھیکی، خانقاہ ڈوگراں، فاروق آباد اور شیخوپورہ میں راقم کے بیانات ہوئے۔ مذکورہ بالا شہروں میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا پس منظر اور کانفرنس کے پینتیس سال پر بیانات کئے، سامعین سے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اپیلیں کیں۔ سامعین نے ہاتھ کھڑے کرکے شرکت کے وعدے کئے۔

وزیر قانون پنجاب رانا ثناء اللہ کو برطرف کیا جائے

شق نمبر بی 7 اور 7 سی کی عدم موجودگی میں بیان حلفی کی حیثیت کاغذ کے ایک پرزے کی سی ہے

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف شامی) انتخابی اصلاحاتی بل کے ذریعہ تحفظ ختم نبوت کی آئینی شقوں 7-B اور 7-C پر قانونی مشاورت کے لئے قائم کی گئی کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی نائب امیر سید احمد حسین زید اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف نے گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سینئر وکلاء محسن یعقوب بٹ ایڈووکیٹ، میاں محمد شاہد ایڈووکیٹ، شیخ محمد ارشد ایڈووکیٹ، میاں محمد جاوید ایڈووکیٹ، محمد طیب طاہر ایڈووکیٹ، ملک امتیاز نور ایڈووکیٹ ممبر پنجاب کونسل سے رابطہ کرلیا ہے اور ان سے آئین میں کی گئی ترمیم کے مضرات ونتائج کے حوالہ سے گفتگو کی۔ انہوں نے انتخابی اصلاحات کے عنوان پر آئین سے قادیانیوں کے متعلق دفعات کو نکالنے کی مذمت کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کہا کہ وہ کی گئی ترامیم کا مکمل جائزہ لیں گے اور جامع رپورٹ مرتب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وکلاء برادری پہلے بھی دینی معاملات میں دینی جماعتوں کی معاون رہی ہے اور ابھی بھی پیش پیش ہے۔ دینی قیادت جو حکم کرے گی وکلا ان پر پورا اتریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فرد کے بچاؤ کی آڑ میں عقیدہ ختم نبوت کی شقوں کو چھیڑنا بدبختی ہے۔ اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے رانا ثناء اللہ کو وزارت سے ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص آئین سے نابلد ہے اسے وزیر قانون بنایا گیا ہے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ حکمران طبقہ مرزائیت نوازی میں تمام حدیں عبور کر رہا ہے اس نازک موقع پر تمام سیاسی گروہی اور مسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر مشترکہ جدوجہد ناگزیر ہو گئی ہے۔ ملکی انتشار کا فائدہ اٹھا کر آئین کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے۔ وفد نے وکلاء برادری کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وکلا کو اس وقت بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ حکومت اس قدر کمزور ہوگئی ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر شین کو پارلیمنٹ پر تنقید کی جرأت ہوگئی ہے مگر اس پر حکومتی وزراء بھیگی بلی بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر شین کی تنقید سے یہودی، عیسائی اور قادیانی گٹھ جوڑ عیاں ہوجاتا ہے۔ یورپ اپنے خودکاشتہ پودے کی حفاظت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے اس وقت غلامان رسول کے میدان میں کودنے کی ضرورت آگئی ہے۔ حکومت جتنی جلد ممکن ہو آئین کی دفعات 7 بی اور 7 سی کو اصل شکل میں بحال کردے ورنہ اس کے نتائج خطرناک ہوسکتے ہیں۔ قادیانی اور قادیانیوں کے سرپرست حکومت کے تحفظ کے لئے کچھ نہیں کرسکیں گے۔ یورپ اور امریکا نے پہلے بھی دھوکہ دیا ہے اور اب بھی پاکستان کی قربانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مفادات کے لئے بھارت کو پروان چڑھانے میں پیش پیش ہیں۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی اور دیگر عہدیداران پروفیسر حافظ محمد انور، مولانا مفتی غلام نبی، سید احمد حسین زید، مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی، ڈاکٹر محمد عمران رفیق، مولانا سید محمود الرشید قدوسی، مولانا قاری عبدالغفور اور مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال نے ختم نبوت کی دفعات کے حوالہ سے جو بیان دیا ہے وہ خلاف حقیقت ہے کیونکہ مسئلہ ابھی تک پورے عروج کے ساتھ موجود ہے۔ مسئلہ صرف انتخابی فارم سے بیان حلفی کے حذف کا نہیں بلکہ آئین کی شق نمبر 7 بی اور 7 سی کے نکالنے کا ہے یہ دونوں شقیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے متعلق ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومتی بیانات سے عوام میں شکوک و شبہات پائے جارہے ہیں جو قدرتی امر ہے۔ حکومتی وزراء تنقید کرنے کی بجائے حقیقت حال کو واضح کریں اور الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر بحالی شدہ فارم امیدوار اپ لوڈ کریں۔ انہوں نے کہا کہ راجہ ظفر الحق انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کو عام کیا جائے اور رپورٹ میں جن ذمہ داروں کا تعین کیا گیا ہے انہیں سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے چھیڑ چھاڑ کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ خود بھی راجہ ظفر الحق انکوائری کمیٹی کے رکن ہیں۔ وہ اپنی تیار کردہ رپورٹ کو عام کریں اور اس کے مطابق اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا کہ مسئلہ حل ہوگیا ہے وہ آنکھوں میں دھول جھونکنا اور فریب ہے مسئلہ پوری طرح حل نہیں ہوا بلکہ درپردہ عقیدہ ختم نبوت کی شق کی آئینی حیثیت ہی مشکوک کردی گئی ہے۔ شق نمبر بی 7 اور 7 سی کی عدم موجودگی میں بیان حلفی کی حیثیت کاغذ کے ایک پرزے کی سی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال پر غور کے لئے 28 اکتوبر بروز ہفتہ 10 بجے صبح مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں آل مسالک آل پارٹیز اجلاس طلب کرلیا گیا ہے۔ جس میں آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ انہوں نے رانا ثناء اللہ کی سبکدوشی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانیوں کے متعلق بیان دینے کے بعد اس منصب کے اہل نہیں ہیں ان کا وزیر قانون رہنا قانون کے ساتھ مذاق ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر میں منظور کی گئی قراردادوں پر من وعن عمل کیا جائے۔

قادیانیت کے خلاف امتِ مسلمہ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ

فتاویٰ ختمِ نبوت

۳ جلدیں

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

ترتیب: حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ

زیرِ نگرانی: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ

تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام ومفتیانِ عظام کے وہ فتاویٰ جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق دیئے ہیں تحقیق وتخریج کے بعد انہیں یکجا شائع کیا گیا ہے۔

- ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات ومبلغین کے لئے معین ومددگار
- لائبریریوں اور دارالافتاؤں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
- عمدہ کاغذ، جاذبِ نظر سرورق
- علماء وطلباء اور کارکنانِ ختمِ نبوت کے لئے خصوصی رعایت

صرف =/1000 روپے علاوہ ڈاک خرچ

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی

021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115590

شائع کردہ: عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

021-32780337, 021-34234476